بچوں اور بچیوں کا پیارا رسالہ

Digitized by khalafat Library Rabwah

ماہنامہ

خدیجہ

ربوہ

اکتوبر 1356 ہش
اخاء 1977ء

(نگران اعلیٰ)
محمد شفیق قیصر

With

COMPLEMENTS

Digitized by khalafat Library Rabwah

NISAR

&

COMPANY

IMPORTERS ◆▶ EXPORTERS

14, IFTIKHAR BUILDING,

CHAUBURJI, LAHORE. (Pakistan)

Cables : GENSUP

Telephones : Office : 54176
Residence : 414533

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بچوں اور بچیوں کا پیارا رسالہ۔

جسے بڑے بھی پورے ذوق و شوق سے

پڑھتے ہیں:

ماہنامہ مشعل الاذہان ربوہ

جلد: ۲۰ ○ نمبر: ۱۰

اخاء ۱۳۵۶ ہش

اکتوبر ۱۹۷۷ء شمسی

○

ایڈیٹر:

● محمد شفیق قیصر

نائبین:

● نصیر احمد قمر

● عبدالصبیح خان

○

● پبلشر: محمد شفیق قیصر ● پرنٹر: سید عبدالحی

● مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ

● مقام اشاعت: دفتر ہفت روزہ بدر ربوہ

Digitized by khalafat Library Rabwah

فہرست

خدا تعالیٰ کا ڈر	(قال اللہ تعالیٰ)	صفحہ ۲
منافق کی نشانیاں	(قال الرسول ﷺ)	۳
ہمارا سالانہ اجتماع	(اداریہ)	۴
اسباق القرآن		۵
آؤ بچو کہانی سنو!	(قسط ۵)	۷
محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب	(انٹرویو)	۹
یوم التشحیذ		۱۲
حبِّ وطن	(کہانی)	۱۴
فضائل قرآن مجید		۱۷
شگفتہ شگفتہ		۱۹
گمشدہ انگوٹھی	(مختصر ڈرامہ)	۲۳
نخلِ ادیب		۲۵
خبرنامہ تشحیذ		۳۳
اکتوبر۔ تاریخ احمدیت کے آئینہ میں۔		۳۵
بوجھو تو جانیں۔		۳۶
اشرفیاں لٹیں کوئلوں پر مہر	(کہانی)	۳۷
وقف جدید		۳۹
ٹوٹ گیا ہے بوٹ۔	(نظم)	۴۲
تاثرات کے صفحات		۴۳
لطیفے		۴۵
مجالس کا دورہ		۴۷

○

قیمت فی پرچہ ایک روپیہ ÷ چندہ سالانہ بارہ روپے

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی

Digitized by khalafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ کا ڈر

"اَلْیَوْمَ یَئِسَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ دِیْنِکُمْ فَلَا تَخْشَوْھُمْ وَاخْشَوْنِ" (المائدہ آیت ۴)

جو لوگ کافر ہیں وہ آج تمہارے دین کو نقصان پہنچانے سے ناامید ہو گئے ہیں اس لئے تم اُن سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو!

آدمی اُس سے ڈرتا ہے جس سے کسی نقصان کے پہنچنے کا خیال ہو۔ ہمارا یہ یقین اور ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر دنیا کی کوئی طاقت ہم کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ پھر اللہ کے سوا ہم دوسروں سے کیوں ڈریں۔ اس آیت میں دو باتوں کا حکم دیا گیا ہے۔ پہلا حکم یہ دیا گیا ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈریں یعنی اللہ تعالیٰ کے حکموں پر ہمیشہ چلنے کی کوشش کریں اور احکام الٰہی بجا لانے میں ہمیں کسی سے نہ ڈرنا چاہیئے۔ حقیقی مسلمان کی شان یہ ہے کہ وہ اللہ کے سوا ہر ایک کا ڈر اور خوف اپنے دل سے نکال دے اور پوری ہمت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے بتلائے ہوئے راستہ پر چلے۔

دوسرا حکم اس آیت میں یہ دیا گیا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے ڈریں یعنی اللہ کے حکموں سے منہ نہ موڑیں۔ اس لئے ہم کو جو باتیں بتائی ہیں ان کو پورا کریں اور جن باتوں سے روکا ہے ان سے رُکیں۔ ہم گھر میں ہوں یا بازار میں، مسجد میں ہوں یا سکول میں، اکیلے ہوں یا سب کے ساتھ، اللہ تعالیٰ ہمیں ہر جگہ دیکھ رہا ہے اور ہماری ہر بات کو سن رہا ہے۔ اس لئے ہمیں ہمیشہ ایک سچے نگران پہرہ دار کی طرح اللہ تعالیٰ کا ہر حکم بجا لانے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ:۔

"صحابہ خدا تعالیٰ کے ڈر سے رویا کرتے تھے۔"

Digitized by khalafat Library Rabwah

قَالَ الرَّسُوْل صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

مُنافق کی نِشانی

"عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ آیَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ (زَادَ مُسْلِمٌ وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰی وَزَعَمَ اَنَّهٗ مُسْلِمٌ) (ثُمَّ اتَّفَقَا) اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ" (بخاری)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منافق کی تین نشانیاں ہیں (یہ حدیث بخاری اور مسلم دونوں کتابوں میں آئی ہے۔ امام مسلم نے اس حدیث میں یہ بھی لکھا ہے کہ اگرچہ وہ روزہ رکھتا ہو اور نماز پڑھتا ہو اور یہ سمجھتا ہو کہ میں مسلمان ہوں) جب وہ بات کرے تو اس میں جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے اور جب کوئی امانت اس کے سپرد کی جائے تو بددیانتی کرے۔

تشریح: عزیز بچو! آپ کو یہ علم ہونا چاہیئے کہ اسلام کے ابتدائی زمانہ میں جس طرح مکہ میں مشرک لوگ اسلام کے سخت دشمن تھے اسی طرح جب مسلمان مکہ سے مدینہ ہجرت کر گئے تو وہاں منافقوں کا گروہ تھا جو اسلام کا بدترین دشمن تھا۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں منافقوں کے متعلق ارشاد فرماتا ہے کہ ——— منافق جہنم کی آگ کے سب سے نچلے درجے میں داخل کئے جائیں گے ———"

اس حدیث میں منافق کی اہم علامات بیان فرمائی ہیں (۱) یعنی منافق جب بھی کوئی بات کرے گا تو اس میں جھوٹ غالب ہوگا۔ (۲) جب وہ وعدہ کرتا ہے تو پھر اس وعدہ کو پورا نہیں کرتا (۳) اور اگر کوئی امانت اس کے سپرد کی جائے تو ہمیشہ اس میں خیانت کرے گا۔ یہ تین علاماتِ منافق ہیں۔ آج کل مسلمانوں میں اور خصوصاً وہ لوگ جو علمائے دین کہلاتے ہیں۔ بے تحاشا وعدہ خلافی کرتے رہتے ہیں۔ اسی طرح وہ لوگ جو قومی اموال ہضم کر جاتے ہیں اور خود کو بڑا پکا مسلمان کہتے ہیں۔ ان کے لئے یہ حدیث عبرت کا موجب ہے۔ صداقت اور امانت مسلمان کی سب سے بڑی خوبیاں ہیں۔ ہمارے پیارے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نبوت سے پہلے بھی تمام عرب میں "صادق" اور "امین" مشہور تھے۔

اس لئے ہر مسلمان کو سب سے پہلے سچائی اور ایمانداری پر عمل کرنا چاہیئے۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

اداریہ

ہمارا سالانہ اجتماع

اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز نومبر کی ۴-۵-۶ تاریخوں کو ہو رہا ہے۔ احمدی بچوں کو ابھی سے اس اجتماع کے لئے تیاری شروع کر دینی چاہیئے اور یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ بچے اجتماع میں شریک ہو کر فائدہ اٹھائیں۔

اس بابرکت اجتماع میں اطفال کی تعلیم و تربیت کے مناسب حال دلچسپ پروگرام رکھے جاتے ہیں۔ علمی و تربیتی تقاریر کے ذریعہ بچوں کو ان کے فرائض سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ مختلف علمی مقابلوں کے ساتھ ورزشی مقابلے بھی ہوتے ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ، علماءِ کرام اور مرکزی عہدیداران کی قیمتی اور بیش بہا نصائح اور ہدایات سننے کا موقع بھی میسر آتا ہے۔ پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ اپنے پیارے امام سیدنا حضرت حافظ میرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیارت کے ساتھ ساتھ آپ کے بابرکت خطبات سے فیض یاب ہونے کا بیش بہا موقع میسر آتا ہے۔

احمدی بچوں کو اس مبارک موقع سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے اور اپنے خدام بھائیوں کے ہمراہ زیادہ سے زیادہ اس بابرکت اجتماع میں شرکت کرنی چاہیئے اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو اور آپ کو اس بابرکت اجتماع میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین!)

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

اسباق القرآن

فَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا

تکبّر کے معنی ہیں۔ اپنے آپ کو بڑا سمجھنا اور دوسروں کو حقیر اور کم تر سمجھنا۔ تکبّر کے لئے غرور کا لفظ بھی استعمال ہوتا ہے اس کے معنی ہیں دھوکا دینا۔

اپنے آپ کو بڑا سمجھنے والا چونکہ ایک بہت بڑے دھوکے میں مبتلا ہوتا ہے اس لئے تکبّر کو غرور بھی کہتے ہیں۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے شیطان کے لئے غَرُوْر کہا ہے۔ جس کے معنی ہیں دھوکے میں رکھنے والا اور تکبّر شیطانی کام ہے جس سے انسان ہمیشہ دھوکے میں رہتا ہے۔

اس دنیا میں جس میں ہم رہتے بستے ہیں۔ تین قسم کی چیزیں ہیں۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اس کے بعد دوسرے نمبر پر انسان اور پھر ساری مخلوق۔

اب ہمارا تعلق ان سب سے اس طرح ہوگا کہ خدا جو ہمارا خالق و مالک ہے اس کے آگے تو ہماری گردن جھکی رہتی ہے۔ انسان کے سامنے نہ گردن جھکے گی نہ اکڑ لے گی اور باقی تمام چیزوں کے سامنے انسان کی حیثیت زیادہ ہی ہوگی۔

گویا ایک جگہ ہم نیچے ہیں۔ دوسری جگہ برابر اور تیسری جگہ اونچے۔ اگر کوئی خدا تعالےٰ کے سامنے اپنی گردن نہیں جھکاتا بلکہ اونچی رکھتا ہے یعنی اپنی مرضی کو خدا کے حکم سے بڑھ کر سمجھے تو یہ بہت بڑا تکبّر ہوگا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے حضور ہمیشہ ہی عاجزی اور انکساری چاہیئے۔

اسی طرح اگر کسی انسان کو ذلیل اور اپنے آپ کو اس سے بڑا سمجھا جائے تو یہ بھی غرور و تکبّر ہوگا کیونکہ جہاں برابری چاہیئے تھی وہاں دوسرے کو چھوٹا اور اپنے آپ کو بڑا سمجھا۔

اس کے بعد باقی تمام مخلوق انسان کی خادم ہے۔ اگر ان میں سے کسی چیز کو بھی انسان اپنے سے بڑا سمجھتا ہے تو انسان خود اپنی بے عزتی کرتا ہے۔ اونچے سے اونچے پہاڑ، بڑے سے بڑا دریا، چاند، سورج، گائے وغیرہ کوئی چیز بھی انسان سے بڑی نہیں۔ یہ سب انسان کی خدمت کے لئے پیدا کی گئی ہیں۔ تم

Digitized by khalafat Library Rabwah

جس چیز سے چاہو اپنے مطلب کا کام لے سکتے ہو
اپنے مقابلے میں جو انسان ان چیزوں کو بڑا سمجھتا
ہے وہ ان ہی چیزوں کے آگے گردن جھکاتا ہے
گویا ان ہی چیزوں کا غلام بن جاتا ہے اور اپنی
بے عزتی کرتا ہے۔

یہ یاد رکھیں کہ انسان اور انسان کی برابری
کا یہ مطلب نہیں کہ باپ اور بیٹے میں کوئی فرق
نہیں۔ یا استاد اور شاگرد برابر ہیں۔ انسان
انسان کی برابری کا یہ مطلب ہرگز نہیں۔ بڑے اور
چھوٹے کا یہ فرق تو رہے گا اور رہنا چاہیئے اس
فرق کو مرتبے کا فرق کہتے ہیں اور یہ صرف تھوڑے
وقت کی بات ہے۔

تھوڑے وقت کی بات کا مطلب یہ ہے
کہ ہم سمجھتے ہیں کہ خدا بڑا ہے اور ہم اس کے
مقابلے میں ناچیز اور چھوٹے ہیں۔ تو یہ فرق ہمیشہ
باقی رہے گا۔ وہ ہمیشہ خدا اور ہم ہمیشہ اُن کے
عاجز بندے رہیں گے۔ ہم کبھی خدا نہیں ہو سکتے
جو اُس کے برابر ہو جائیں اور خدا کبھی بندہ نہیں
بنے گا۔ جو وہ ہمارے برابر ہو جائے۔ اسی طرح
ایک درخت یا حیوان ہم سے نیچا رہے گا نہ
ہم درخت یا حیوان بن کر اس کے برابر ہو سکتے
ہیں اور نہ وہ درخت یا حیوان انسان بن کر
ہمارے برابر ہو سکتا ہے لیکن باپ بیٹے یا استاد
شاگرد کا معاملہ ایسا نہیں۔

آج آپ شاگرد ہونے کی وجہ سے چھوٹے
ہیں لیکن کل خود استاد بن کر تم بھی بہت سے
شاگردوں سے بڑے بن جاؤ گے۔

سو آج آپ بچے ہیں کل خود بھی کسی کے
باپ بن کر بڑے ہو جائیں گے۔ گویا تمہارا چھوٹا یا
بڑا ہونا تمہارے وقت کی بات ہے۔ آج اگر
آپ اس سال کے طفل ہیں تو بیس سال کا خادم آپ
سے بڑا ہے لیکن دس سال کے بعد آپ بھی بیس
سال کے ہو جائیں گے اور تمہارا شمار بھی خدام میں ہوگا۔

غرض انسان آپس میں کسی سے چھوٹا ہوتا
ہے تو کسی سے بڑا بھی ہوتا ہے اور اگر کسی سے بڑا
ہے تو کسی سے چھوٹا بھی ہے۔

یہ ہے انسان کی آپس کی برابری۔ اس
طرح کی برابری نہ خدا کے ساتھ ہو سکتی ہے نہ
کسی دوسری مخلوق سے ایک انسان دوسرے انسان
کو اپنے سے چھوٹا کیوں سمجھتا ہے؟ صرف اس لئے
کہ اس کے پاس روپیہ زیادہ ہوتا ہے۔ یا عزت زیادہ
ہوتی ہے یا علم زیادہ ہوتا ہے یا اور کوئی چیز زیادہ
ہوتی ہے لیکن وہ یہ نہیں دیکھتا کہ اگر میں اس سے
ایک چیز میں زیادہ ہوں تو وہ بھی کسی دوسری چیز میں
مجھ سے بڑھ کر ہے۔ کسی کے پاس دولت زیادہ تو
کسی کے پاس عزت زیادہ، کسی کا علم زیادہ اچھا
تو کسی کی تندرستی زیادہ اچھی۔ کسی کو خدا تعالیٰ نے
تقریر اچھی کرنے کا ملکہ دیا ہے تو کسی کو عمدہ تحریر لکھنے
کا۔ غرض اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو الگ الگ قسم کی
نعمتیں یا تحفے دیئے ہیں۔ (باقی صفحہ ۱۱ پر)

Digitized by khalafat Library Rabwah

قسط ۵

آؤ بچو کہانی سنو!

جناب رحمٰن خالد۔ فیصل آباد

اس کے بعد ہم نے کیا دیکھا کہ عیسائی مذہب سے تعلق رکھنے والے چند لوگ ہماری طرف آ رہے ہیں۔ انھوں نے ہم سے یہ سوال کیا کہ انجیل کی رُو سے ہمیں بانیٔ اسلام کی صداقت سے روشناس کروائیں۔ ہم نے ان کے سامنے قرآن کریم کی سورۃ صف کا یہ حوالہ پیش کیا کہ حضرت عیسیٰؑ نے اپنی قوم کو فرمایا ــــــ "میں تمہیں خوشخبری دیتا ہوں کہ میرے بعد جو رسول آئے گا اس کا نام احمدؐ ہوگا"۔ انھوں نے ہم سے دوسرا سوال کیا۔ بانیٔ اسلام کا نام تو "محمدؐ" تھا جیسا کہ کلمہ شریف میں آتا ہے۔ "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" پھر جب آپ نے بادشاہوں کو تبلیغی خطوط لکھے اور حضورؐ نے مہر بنوائی اس پر بھی "مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" درج تھا۔ ہم نے ان سے کہا کہ حضرت عیسیٰؑ کے متعلق پہلی کتابوں میں یہ پیشگوئی ہے کہ اس آنے والے کا نام "عمانوایل" رکھا جائے گا۔ حالانکہ آپ کا نام عیسیٰؑ تھا۔ عیسائی وہ معقول کے تماشہ سے نے جواب دیا کہ یہ نام حضرت عیسیٰؑ کا صفاتی نام تھا کہ "خدا ہمارے ساتھ" ہم نے عرض کیا اسی طرح حضرت محمد مصطفیٰؐ کا صفاتی نام "احمدؐ" تھا یعنی سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے والا۔ اور اللہ تعالیٰ کی سب سے زیادہ تعریف وہی شخص کرے گا جس پر سب سے زیادہ احسانات اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوں گے۔ آپؐ کو شریعت ملی تو مکمل اور قیامت تک قائم رہنے والی۔ کتاب ملی اور قیامت تک محفوظ رہنے والی۔ نبوت ملی اور ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کی نبیوں کا مجموعہ۔ اخلاق ملے تو خلق عظیم،

Digitized by khalafat Library Rabwah

کے وارث حضورؐ تھے اور پھر قیامت تک حضورؐ کا فیضان جاری ہے
اس لئے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی "احمد"
نام کے مستحق ہیں۔

عیسائی دوستوں نے پھر سوال کیا کہ اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ آپ کی شریعت قیامت تک رہے گی؟ ہم نے جواباً کہا۔ آپ کے اس سوال کا جواب سورۃ جمعہ میں موجود ہے کہ اس رسول کے دو کام ہیں۔ اوّل یہ کہ اپنے زمانہ کے لوگوں کی تربیت کرے۔ دوم یہ کہ آخری زمانہ میں جب پھر گمراہی کا دور دورہ ہوگا اس وقت کے لوگوں کی تربیت کرے۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ آپ کے رسولؐ کی عمر کتنے برس تھی؟ ہم نے جواب دیا۔ "۶۳ برس"۔ اس نے سوال کیا کہ جب ایک شخص فوت ہو گیا ہے تو پھر آخری زمانہ کے لوگوں کی وہ کس طرح اصلاح کرے گا؟ ہم نے کہا حضرت موسیٰؑ کے متعلق پہلی کتابوں میں یہ پیشگوئی ہے کہ "اس کا آنا خدا کا آنا ہوگا" یعنی حضرت موسیٰؑ کے ذریعے خدا تعالیٰ ظاہر ہوگا۔ اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی ہوئی ہے کہ آخری زمانہ میں میرا ایک غلام آئے گا وہ اپنے وقت کا امام ہوگا کیونکہ اس کے ذریعے اسلام دوبارہ زندہ ہوگا اس لئے وہ مسیح الاسلام ہوگا اور اس امام مہدیؑ اور مسیح الزمانؑ کے ذریعے آخری زمانہ کے لوگوں کی اصلاح ہوگی۔ اور اس امام کا آنا میرا ہی دوبارہ آنا ہوگا۔ اسی لئے تو مسیح الزمان حضرت میرزا غلام احمد علیہ السلام نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں یہ شعر کہا ہے ؎

"بزرگان و ہم سے احمدؐ کی شان ہے
جن کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے"

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

آیئے بزرگوں سے ملیں!

——— (انٹرویو رقم: نائب مدیران)

انٹرویو

——— عزیز تشحیذی بچو! آپ کی خواہش کے مطابق ہم تشحیذ الاذہان میں "آیئے بزرگوں سے ملیں" کے زیر عنوان ایک سلسلہ مضامین شروع کر رہے ہیں۔ جس کے تحت وقتاً فوقتاً مختلف بزرگانِ کرام اور علماء سلسلہ کے انٹرویو پیش کئے جائینگے چنانچہ اس دفعہ ہم آپ کو محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سے ملاتے ہیں۔ محترم مولانا امن وقت ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) ووقف عارضی اور سیکرٹری حدیقۃ المبشرین کے فرائض انجام دے رہے ہیں ——— (ادارہ)

محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب

محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب ۱۰ اکتوبر ۱۹۱۰ء کو تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان کے ایک قصبہ شجاع آباد میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام شیخ محمد دین صاحب تھا۔ آپ کے والد صاحب ۱۹۰۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریری بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے تھے۔

محترم شیخ صاحب نے ابتدائی تعلیم موضع لاکھڑ میں حاصل کی۔ جو ریاض آباد ریلوے سٹیشن کے قریب ملتان ریلوے لائن پر واقع ہے کچھ عرصہ نمبردار تحصیل خانیوال کے مڈل سکول میں تعلیم حاصل کرتے رہے۔ الحمد آپ تیسری جماعت میں تھے کہ آپ کے والد محترم ہجرت کر کے قادیان تشریف لے گئے اور آپ نے تعلیم الاسلام ہائی سکول میں داخلہ لے لیا۔ چوتھی جماعت پاس کرنے کے بعد مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ ۱۹۳۱ء میں آپ نے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا اور اس کے بعد دو سال مبلغین کلاس میں رہے

۱۹۳۳ء میں نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے آپ کی تقرری بطور مبلغ لدھیانہ میں ہوئی۔ لدھیانہ وہ جگہ ہے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پہلی بیعت لی۔

لدھیانہ میں آپ کو خوب خدمت دین

موقع ملا اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

Digitized by khalafat Library Rabwah

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو تبلیغ کے لئے کشمیر بھجوایا۔ روانگی سے قبل حضور نے آپ کو نصائح کرتے ہوئے فرمایا کہ کسی کی دعوت قبول نہیں کرنی اور صحیح صحیح حالات مجھے لکھتے ہیں ——

دراصل ان دنوں کشمیر میں حالات سازگار نہ تھے۔

مولانا نے فرمایا کہ ۔ حضور کی ہدایت کے مطابق مجھے اپنا کھانا خود تیار کرنا پڑتا تھا لیکن اس معاملہ میں میں بالکل کورا تھا۔ اور یہ کام میرے لئے "مسئلہ کشمیر" بنا ہوا تھا۔ دھوئیں کی وجہ سے مجھے سخت تکلیف ہوئی آنکھوں سے پانی بہہ نکلتا اور لیا دتیات میں کھانا پکانا چھوڑ کر نفل پڑھنا شروع کر دیتا اور دعا کرتا کہ خدایا مجھے قادیان لے جا ....."

کھانے کی بے احتیاطی کی وجہ سے میں بیمار بھی ہو گیا کچھ عرصہ بعد مجھے کشمیر سے نکل جانے کا حکم ملا

دسمبر ۱۹۳۳ء میں حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو نیروبی (کینیا۔ مشرقی افریقہ) بھجوایا۔

آپ مشرقی افریقہ میں پہلے باقاعدہ احمدی مبلغ تھے۔ کینیا میں غیر احمدیوں کی طرف سے بلوائے گئے پاکستانی عالم مولوی لال حسین اختر سے مناظرات کرنے کا موقعہ ملا۔ جن میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح مبین عطا فرمائی۔

مشرقی افریقہ میں محترم شیخ صاحب موصوف مختلف وقفوں سے کم و بیش ۲۷ سال تک اسلام اور احمدیت کی خدمت کرتے رہے اس عرصہ میں آپ نے انتہائی لگن، انتھک محنت اور جہد و جہد سے مشرقی افریقہ کی قومی زبان سواحیلی میں قرآن مجید کا ترجمہ شائع کرایا۔ یہ ترجمہ ۱۹۵۳ء میں شائع ہوا اور اس طرح جماعت احمدیہ کی طرف سے پہلی دفعہ کسی غیر ملکی زبان میں مکمل ترجمہ قرآن مجید منظر عام پر آیا۔

مولانا نے بتلایا کہ اس کی طباعت و اشاعت کی تکمیل تک کی ایک طویل داستان ہے جس میں قدم قدم پر مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ کئی رکاوٹیں کھڑی ہوئیں۔ کئی مسائل پیدا ہوئے مگر ان کے ساتھ ساتھ عزم و ہمت، توکل علی اللہ اور نصرت الٰہی کے امتزاج سے ایک عظیم الشان داستان رقم ہوئی

مشرقی افریقہ میں اپنے قیام کے دوران آپ نے کافی تعداد میں لٹریچر پیدا کیا۔ سواحیلی زبان میں ایک اخبار جاری کیا جس کا نام ہیشیری یا مونگو ہے یعنی "محبت الٰہی" ——— اس عرصہ میں آپ نے مختلف جگہوں پر مناظرے منعقد کرائے کئی عیسائی پادریوں سے مناظرے کئے اور اسلام کا پرچم سربلند کرنے کی خاطر کوشاں رہے۔

۶ مئی ۱۹۶۲ء کو مشرقی افریقہ سے آخری مرتبہ واپس مرکز سلسلہ ربوہ تشریف لائے۔ یہاں آپ کو بہت سے مرکزی عہدوں پر کام کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ ۱۹۶۵ء تک محترم مولانا

Digitized by khalafat Library Rabwah

جلال الدین صاحب شمس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نائب ناظر اصلاح وارشاد کے طور پر خدمت دین کرتے رہے۔ اس عرصہ میں آپ کو اندرونِ ملک مختلف جماعتوں کے دورے کرنے اور اجلاسات میں شمولیت کرنے کا موقعہ ملا۔ ۱۹۶۵ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "فضلِ عمر فاؤنڈیشن" تحریک کا آغاز فرمایا تو آپ کو سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے طور پر کام کرنے کا ارشاد ہوا۔ اس دوران آپ فضلِ عمر فاؤنڈیشن اور خلافت لائبریری کی شاندار عمارت کی تعمیر کی نگرانی کرتے رہے۔

مجلس انصار اللہ کے تحت آپ کو قائد اصلاح وارشاد و تربیت اور گزشتہ دو سال سے صدر اول کے نائب صدر کے طور پر کام کرنے کی سعادت حاصل ہے۔ آپ سیکرٹری حدیقۃ المبشرین کے طور پر کام کر رہے تھے کہ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب رضی اللہ عنہ وفات پا گئے اور آپ کو ان کی جگہ ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن وقف عارضی) کے طور پر مقرر کیا گیا۔

اس وقعہ ۱۹۷۶ء کی فضلِ عمر درس القرآن کلاس آپ کے زیر نگرانی منعقد ہوئی۔ مولانا ہماری جماعت کے جید و متبحر عالم ہیں۔ آپ ایک شعلہ بیان مقرر بھی ہیں۔ گزشتہ کئی سال سے آپ کو جلسہ سالانہ پر تقریر کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔

آخر میں شیخ صاحب نے اطفال الاحمدیہ کے لئے پیغام عنایت کرتے ہوئے فرمایا:

"میں یہی سمجھتا ہوں کہ جو بچے محنت کرتے ہیں اور اطاعت اور فرماں برداری کے ساتھ اپنے بزرگوں کی روایات کو قائم رکھنے کی کوشش کرتے ہیں وہی کامیاب ہوتے ہیں۔"

○

"اسباق القرآن" بقیہ صفحہ ۶

اس لئے اگر کسی کے پاس ایک نعمت ہے تو دوسرے کے پاس اس سے بھی اچھی نعمت ہو سکتی ہے۔

اس لئے انسان کو اپنی نعمت پر غرور کرنا یا اترانا نہیں چاہیئے خدا تعالیٰ کو نہ تکبر کی بات پسند ہے نہ اترانے والا کوئی کام قرآن کریم میں تو اکثر اکڑ کر چلنے کو بھی ناپسند کیا گیا ہے اور یہ تم جانتے ہی ہو کہ شیطان کو محض اس لئے خدا تعالیٰ نے اپنی درگاہ سے راندیا کہ اس نے اپنے تکبر کی وجہ سے آدم کے آگے جھکنے سے انکار کر دیا تھا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن کریم کی پیاری تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

●

Digitized by khalafat Library Rabwah

● اس ماہ کا تشحیذ اپنی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ جلوہ گر تھا بے حد پسند آیا۔ امید ہے آپ اسے خوب سے خوب تر بنانے کی کوشش جاری رکھیں گے۔ ہم سب کی دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ دلی تمنا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو مزید ترقیات سے نوازے۔ آمین!

(طاہرہ سعیدہ واہ کینٹ)

● اگست کا رسالہ ملا۔ پڑھ کر بے حد خوشی ہوئی۔ تشحیذ الاذہان ایک دینی، معلوماتی اور دلچسپ رسالہ ہے لیکن اس میں چند چیزیں توجہ طلب ہیں۔

کہانیاں بہت کم ہوتی ہیں اور جو چند ایک ہوتی ہیں ان میں سے بھی کچھ نقل شدہ ہوتی ہیں۔ "نادرہ کی مختلف ڈائریوں" کے علاوہ دوسری کسی کتاب کی کہانی "نادرہ کی مختلف ڈائریوں" سے نقل کی گئی ہے اس کے علاوہ لطیفہ بھی نقل شدہ ہے۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے رسالہ میں دن دونی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔

(رفیق الاسلام۔ کراچی)

● ماہ جولائی کا شمارہ پڑھ کر دلی بے حد خوشی ہوئی۔ سرورق قابل تعریف تھا۔ "مسلمان بچوں کے کارنامے" اور "بہترین ہتھیار" پسند آئے۔

(احمد پروفیسر۔ پھلوکی)

● نقل شدہ چیزیں بھیجنے والے بچوں کا سختی سے نوٹس لیں کیونکہ وہ رسالہ کے معیار کو گرا رہے ہیں۔

(راجپوت قدیر احمد کوئٹہ)

(بچے اس طرف توجہ کریں اور اپنے پرچے کے لئے نقل شدہ چیزیں بھیجنے سے پرہیز کریں۔ امن سے آپ کی بھی رہنمائی ہے اور پرچے کی بھی۔ بھائی ظہور ناظم)

● میں تشحیذ الاذہان باقاعدگی سے پڑھتا ہوں مجھے یہ رسالہ بہت پسند ہے۔

(مرزا محمد لقمان یٰسین۔ واہ کینٹ)

● خدا کرے کہ رسالہ دن دگنی اور رات چوگنی

Digitized by khalafat Library Rabwah

ترقی کرتا رہے (آمین)

(عبدالرؤف شاہد۔ ربوہ)

● عرصہ دراز سے تشحیذ الاذہان کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ یہ ایک معیاری رسالہ ہے۔

(انوار احمد عامر و مبشر احمد پشاور)

● بھائی جان ہمیں تشحیذ الاذہان بہت پسند ہے۔ ہم سب بہن بھائی اسے شوق سے پڑھتے ہیں۔ میں اس وقت چھٹی کلاس میں پڑھتی ہوں۔

(زاہدہ فرحت۔ ڈرگ روڈ کراچی)

● "تکبر" اور "حکایات آزاد" سبق آموز کہانیاں تھیں مگر جب کوئی نقل شدہ کہانی یا لطیفہ پڑھتے ہیں تو سارا مزہ کرکرا ہو جاتا ہے۔ ایک اور بات جو بڑی اہم ہے وہ یہ ہے کہ ہماری جماعت کا کوئی کام غلط، فضول اور بے مقصد نہیں ہونا چاہیئے۔ اس لئے ایسی کہانیاں لکھنے اور چھاپنے سے گریز کیا جائے۔ اور لطائف بھی کم از کم پرانے تشحیذ سے تو نقل نہ کئے جائیں۔ خط تو بہت لمبا ہے مگر یہ سب باتیں لکھنے کے قابل تھیں۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو چھاپ دیں۔

(حافظ غلام سرور۔ گھسیٹ پورہ)

● میرے ذہن میں چند ایک تجاویز آئی ہیں:-

(۱) تشحیذ کا سائز کم کر کے صفحات بڑھا دیں

(۲) ٹائٹل پر قدرتی مناظر یا خوب صورت پرندے وغیرہ کی تصویر چھاپ دیں۔

(۳) اگر اشتہارات کی جگہ اقوال زریں یا دوسری چیزیں مثلاً معلومات عامہ وغیرہ چھاپ دیں تو بہتر ہے

(۴) قلمی دوستی کا کالم شروع کریں اس سے چار چاند لگ جائیں گے۔

(طاہر احمد۔ عزیز آباد کراچی)

(دوسرے بچے بھی مشورہ دیں۔ بھائی جان)

● آج مجھے اپنے بھائی کے ذریعہ سے معلوم ہوا کہ تشحیذ الاذہان آیا ہے تو میں نے اسے اپنی پہلی فرصت میں پڑھا۔ رسالہ نصیحت افروز کہانی سے بھرا ہوا تھا آپ نے جو کہانی "تکبر" چھاپی ہے اس سے مجھے تکبر کے معنی صحیح طور پر معلوم ہو سکا ہے ماہ اگست کے رسالہ میں لطیفوں کی تعداد کم تھی مہربانی فرما کر اس کی تعداد میں اضافہ کریں۔

(ہزار عبدالکریم۔ ڈرگ کالونی کراچی ۳۵)

○

تشحیذ الاذہان بچوں کی صحیح تربیت اور علمی اور دینی معلومات کا بہترین ذریعہ ہے۔ (مینجر)

●

Digitized by khalafat Library Rabwah

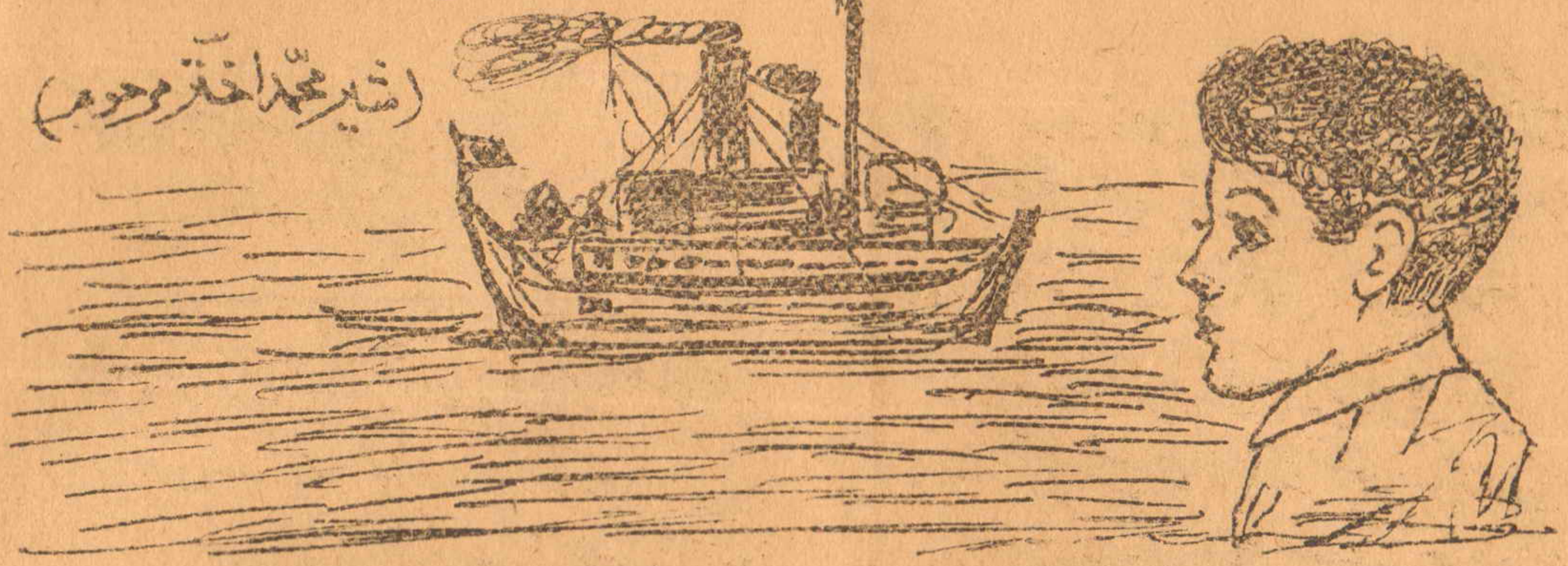

(شبیر محمد اختر مرحوم)

خوبیٔ قسمت

اسلم ایک غریب لڑکا تھا۔ کراچی کے ایک کارخانے میں تمام دن کام کرتا رہتا شام کو تھکا ماندہ واپس آتا اور ایک تاریک اور گندے کمرے میں، جہاں کئی اور مزدور رہتے تھے، پڑ کر سو رہتا۔

اس کی زندگی روزانہ اسی طرح کام کرتے گزر جاتی۔ لیکن ایک دن اس کے پاس ایک اجنبی آیا اس نے لڑکے کو سمندر پار ملکوں کی کہانیاں سنانی شروع کیں کہ وہاں تھوڑا کام کرکے بہت سا روپیہ کمایا جا سکتا ہے۔ اسلم چونکہ کام زیادہ کرتا تھا اور اس کو مزدوری بہت تھوڑی ملتی تھی۔ اس لئے اس کی حالت بہت خراب تھی۔ اس کا جسم پتلا ہو گیا تھا۔ جو آدمی اس سے باتیں کر رہا تھا وہ ٹھیکیدار تھا۔ اس نے مزدور مہیا کرنے کا ٹھیکہ لے رکھا تھا اس لئے اسے اسلم کے دبلا پتلا ہونے کا چنداں خیال نہ تھا۔ وہ صرف تعداد کرکے اپنا معاوضہ لینا چاہتا تھا۔ اس نے اسی طرح اور بہت سے مزدوروں کو آمادہ کر لیا تھا۔ اسلم نے ابھی پوری طرح رضامندی بھی ظاہر نہ کی تھی کہ ٹھیکیدار اسے جہاز پر لے گیا۔ وہاں اور کئی سو مزدور موجود تھے۔ اسے زبردستی جہاز پر بٹھا دیا گیا۔ جہاز کراچی سے روانہ ہوا۔ مزدور بے چارے سمندر کے پانی کے اثر سے بیمار ہو گئے اور آخر کئی دن کی بیماری اور سفر کے بعد وہ ایک زرخیز جزیرہ میں پہنچے۔ جہاں ان کے جہاز نے لنگر ڈال دیئے اور مزدوروں نے ساحل پر قدم رکھا۔

اس کے لئے یہ نئی زندگی زیادہ تکلیف دہ ثابت ہوئی۔ تمام دن اسے کھیتوں میں کام کرنا پڑتا۔ اس کام کا وہ عادی نہ تھا۔ اور یہ کام کارخانے کے کام سے بہت زیادہ سخت تھا۔ اس کی صحت پر اس کا برا اثر ہوا۔ وہ رات کو سو بھی نہ سکتا تھا۔ اس کا جسم روز بروز کمزور

Digitized by khalafat Library Rabwah

ہوتا جا رہا تھا۔ یہاں تک کہ مزدوروں کا بے رحم انسپکٹر بھی اسلم کی اس حالت کو دیکھ کر ترس کھا گیا۔ اسے ڈر تھا کہ سرکاری انسپکٹر کو اس بیمار کا پتہ چل گیا تو کوئی اور مصیبت نہ آجائے۔ اس لئے اُس نے اسلم کو ڈاکٹر کے پاس علاج کے لئے بھیج دیا۔

ڈاکٹر نے لڑکے کا معائنہ کر کے کہا "اس کا جسم کھیت کے سخت کام کے لئے موزوں نہیں لڑکا ابھی کم عمر ہے۔ اس لئے جو کمپنی اسے کام کے لئے پاکستان سے لائی ہے۔ اس کو بے رحمی کے جُرم میں جرمانے کی سزا دی جا سکتی ہے۔ اس لئے انسپکٹر کو خبر ہونے سے پہلے اسے جہاز کے ذریعہ فوراً بھیج دیا جائے۔

چند دنوں میں ایک جہاز بحر ہند سے گزر رہا تھا جس میں تیسرے درجے کے مسافروں میں اسلم بیٹھا ہوا واپس پاکستان آرہا تھا۔ کام کرنے کی وجہ سے وہ کمزور تو تھا ہی لیکن سمندر کے پانی کی وجہ سے وہ پھر بیمار ہو گیا۔ اس لئے وہ سارا راستہ جہاز کے نچلے حصّے میں ہی لیٹا رہا۔ آخری دن وہ بڑی مشکل سے جہاز کے اُوپر کے حصّہ پر پہنچا۔ وہ چیتھڑے پہنے ہوئے نیم مردہ حالت میں تختہ جہاز پر بیٹھا افق کی ٹکٹکی لگائے دیکھ رہا تھا۔ وہ اس شہر کے دیکھنے کا منتظر تھا۔ جہاں وہ ایک مدت سے کارخانے میں کام کر کے رات کو ایک کمرے میں پڑا رہتا تھا۔ اور جہاں اب پھر وہ جا کر پہلی زندگی میں قدم رکھنے والا تھا۔

یکایک کسی نے زور سے آواز دی۔ "زمین" اس آواز کو سن کر پہلے اور دوسرے درجے کے بہت سے مسافر اوپر کے تختے پر آگئے۔ وہ سب کے سب پاکستانی تاجر تھے۔ وہ بڑا قیمتی لباس پہنے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک کے پاؤں سے اتفاقاً اسلم کو ٹھوکر لگی جب اس نے اسلم کی طرف دیکھا تو اس کو بڑا رحم آیا۔ اس نے جیب میں سے ایک روپیہ نکال کر اس کے پاس پھینک دیا۔ دوسرے تاجروں نے بھی اپنے ساتھی کی طرح اسے ایک ایک روپیہ دیا۔ اور کہنے لگے "بیچارہ بیمار ہوتا ہے اور اس کا کوئی والی وارث نہیں"۔ اسلم نے ان کا شکریہ ادا کیا اور ہر ایک کو سلام کیا۔

تاجر اب دوسری طرف متوجہ ہو کر باتیں کرنے میں مشغول ہو گئے۔ اُن میں سے ایک بولا:۔

"آج سے چند برس قبل ہمارا ملک جنت نشان تھا اور کس قدر مالدار ملک تھا۔ لیکن اب کا کیا حال ہو رہا ہے؟"

دوسرا بولا: "یہ ملک اب تباہ ہو گیا ہے اب تو یہاں رہنے کو جی نہیں چاہتا۔ میں کسی دوسرے ملک میں جا کر آباد ہو جاؤں گا"۔

تیسرے نے کہا۔ "دوسرے ملکوں کی سیر

Digitized by khalafat Library Rabwah

کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا ملک کس بُری حالت میں ہے"

تختے پر روپوں کے گرنے کی جھنکار سنائی دی۔ تینوں سوداگروں نے مڑ کر دیکھا تو اسلم کھڑا ٹھرا تھا۔ اس کی ٹانگیں لرز رہی تھیں۔ اس نے غصّے سے مُٹھیاں بند کر رکھی تھیں۔ اور اس کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔ اس نے پُرنور آواز میں کہا:۔

"اپنی خیرات واپس لے لیں۔ میں اس پر لعنت بھیجتا ہوں۔ میں ایسے آدمیوں سے جو میرے پیارے وطن، میرے خوب صورت ملک کے خلاف باتیں کر رہے ہیں کوئی مدد نہیں لینا چاہتا۔ مجھے اپنی مادرِ وطن سے محبت ہے"۔

○

جواہر پارے

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"مجھے نیچی آواز سے سخت چڑ ہے اور بہت تکلیف ہوتی ہے۔ میرے نزدیک بچہ کا یہ پیدائشی حق ہے کہ ماں باپ اس کی آواز اونچی بنائیں تاکہ بچہ دنیا میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اپنی آواز سُنا سکے۔ جس بچہ کی آواز طوطی کی سی ہو گی وہ دنیا کے تقاضا بھی اپنی آواز نہیں سُنا سکے گا۔ دیکھو کوئی نبی ایسا نہیں ہوا جس کی آواز عمدہ اور اچھی نہ ہو اور یہ نہایت مضر عادت ہے کہ انسان کی آواز بلند ہو"۔

مزید فرمایا:۔

"اسی طرح جب میں مدرسہ احمدیہ میں پڑھاتا تھا تو جو لڑکا نیچی آواز سے پڑھتا اُس کو پاس بٹھا دیتا یا اپنی کرسی بہت پیچھے ہٹا لیتا۔ اس پر اُسے مجبوراً زور سے پڑھنا پڑتا۔ تو اونچی آواز کرنے سے آواز اونچی ہو جاتی ہے اس کی ضرور کوشش کرنی چاہیئے"۔

(الازھار لذوات الخمار ص ۱۳۸ و ۱۳۹)

(الطاف قدیر۔ کراچی)

Digitized by khalafat Library Rabwah

اعجاز اللہ یا حبوہ۔ ربوہ

فضائل قرآن مجید

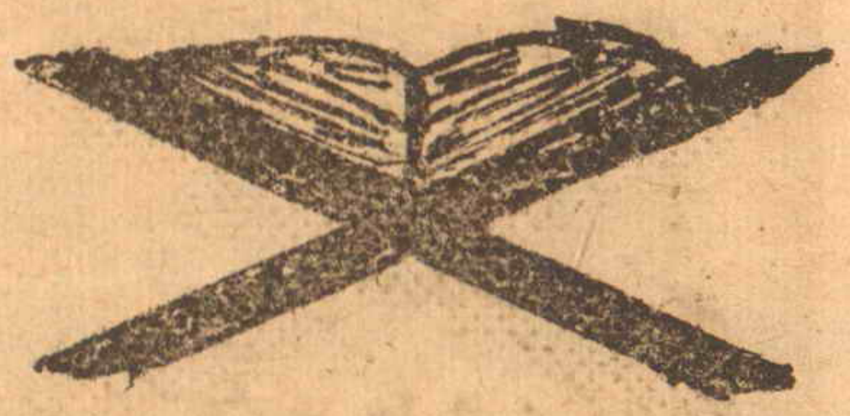

جب دنیا تاریکیوں کے سمندر میں غرقاب ہو چکی تھی اور گمراہی کے سیاہ اور گھنے بادل نوعِ انسانی پر کڑک رہے تھے۔ اس وقت ایک نور آسمان سے اُترا۔ جس نے تاریکیاں کافور کر دیں۔ اور ہر طرف روشنی ہی روشنی پھیل گئی۔

یہ نور دنیا کی عظیم ترین الہامی کتاب اور لازوال شریعت "قرآن مجید" ہے۔ وہ ایک کشتی ہے جس نے ڈوبتے ہوؤں کو بچایا۔ وہ پارس پتھر ہے کہ جو اس کے ساتھ چھُوا وہ سونا بن گیا۔ وہ آبِ حیات ہے جو ہمیشہ کی زندگی بخشتا ہے۔ اس آسمانی قرنا کی بدولت لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور لشتوں کے بگڑے ہوئے الہٰی رنگ نکھر گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا اور گونگوں کی زبانوں پہ الہٰی معارف جاری ہوئے۔

قرآن مجید نوعِ انسانی کے لئے کامل اور آخری ضابطۂ حیات ہے۔ جیسا کہ خود خدا تعالےٰ نے قرآن کریم میں یہ دعویٰ کیا ہے:۔

"اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا"

یعنی آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی ہے اور اسلام کو تمہارے لئے بطور دین پسند کیا ہے

اِس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ قرآنی تعلیمات تمام اقوام عالم اور کرۂ ارضی کے ہر خطّہ کے مکینوں کی قیامت تک کی ہر قسم کی ضروریات پورا کرنے کی ضامن ہیں۔

"یا الٰہی ترا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"نوعِ انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب

Digitized by khalafat Library Rabwah

کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد
مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔"

قرآن مجید ایک سدا بہار درخت ہے جس کے
لذیذ اور طیب پھلوں کی دنیا ہمیشہ محتاج اور خواہش
مند رہے گی۔

نوع انسانی کی تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ
قرآن میں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً
بتایا گیا کہ:۔

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ"

ہر قسم کی بھلائیاں قرآن میں موجود ہیں

کوئی ایسی صداقت نہیں جو قرآن کریم سے باہر
ہو۔ کوئی علم نہیں جس کا قرآن نے ذکر نہ کیا ہو۔
اور کوئی روحانی بیماری ایسی نہیں جس کا علاج
قرآن سے ثابت نہ ہو۔ قرآن مجید کے ذریعہ وہ خدا
ظاہر ہوا جس نے ملت سے اپنا چہرہ چھپا لیا تھا
اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مہدیٔ دوراں
فرماتے ہیں:۔

"قرآں خدا نما ہے خدا کا کلام ہے
بے اس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے"

قرآن مجید ایک ایسا لعل بے بہا اور مہر درخشاں
ہے جس کے سامنے تمام دولتیں ہیچ ہیں اور جس
کا مقابلہ کرنے سے تمام قومیں عاجز ہیں قرآن
کی پیروی سے انسان خدا تک رسائی حاصل کرتا ہے
قرآن باطل شکن ہے۔ قرآن پیامبر توحید
ہے۔ قرآن علمبردار مساوات ہے۔ قرآن
حق و صداقت کا منادی ہے۔ وہ ہر دور میں اپنی
سچائی کے تازہ بتازہ نشانات دکھلاتا ہے۔

اگر قرآن مجید کی سچی اطاعت کی جائے تو
وہ انسان کو ہفتوں میں نبیوں کی طرح کر سکتا ہے
جب تک مسلمان اس پر عمل کرتے رہے ہر جگہ کامیاب
و کامران ہوئے۔ لیکن جب اس کو ترک کر دیا تو ذلت
اور رسوائی کو ان پر مسلط کر دیا گیا۔ ؎

"مسلمانوں پہ تب ادبار آیا
کہ جب تعلیم قرآں کو بھلایا"

اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت
کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم
یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی
طرح نہ چھوڑو کہ تمہاری اسی میں
زندگی ہے جو لوگ قرآن کو عزت
دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں
گے جو لوگ ہر ایک حدیث اور
ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم
رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم
رکھا جائے گا۔"

خدا تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمائے
کہ ہمیشہ قرآن مجید کی سچی پیروی کریں اور کبھی
اس سے منہ موڑنے والے نہ ہوں۔ آمین! ••

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

حکایت

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ صدقہ و خیرات تقسیم کر رہے تھے کہ جس قدر مال آپ کے پاس آیا تھا وہ ختم ہو گیا۔ سب مال تقسیم ہو چکا تو ایک بدوی آیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگا۔ "مجھے بھی کچھ دیجئے!" آپ نے فرمایا۔ "اب میرے پاس کچھ نہیں جس قدر مال آیا تھا وہ میں تقسیم کر چکا۔" وہ آخر بدوی تھا۔ ایمان اسے حاصل نہیں تھا۔ اس نے آپ کے گلے میں پٹکا ڈال کر اسے مروڑنا شروع کر دیا کہ میرا حصہ ہے یا نہیں۔ یہاں تک کہ آپ کی آنکھیں باہر نکل آئیں۔ مگر آپ نے سوائے اس کے اور کچھ نہیں فرمایا کہ:۔

"دیکھو میں بخیل نہیں۔ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں تمہیں ضرور دے دیتا۔"

(اسوۂ حسنہ صفحہ ۱۰۷، ۱۰۸)

(مرسلہ: خالد محمود)

○

ایک دفعہ ایک یتیم لڑکے نے ایک شخص پر ایک نخلستان کی ملکیت کے متعلق دعویٰ کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس یتیم کے خلاف فیصلہ کیا جسے سُن کر وہ رو پڑا۔ ایک یتیم کی آنکھ سے ٹپکے ہوئے آنسو، اس سراپا رحم اور مجسم شفقت انسان پر اثر نہ کرتے یہ ناممکن تھا۔ چنانچہ آپ نے ازراہِ ہمدردی اس شخص سے فرمایا کہ گو فیصلہ تمہارے حق میں ہے لیکن اگر یہ نخلستان اس بچے کو دے دو تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض تمہیں جنت میں باغات دے گا۔"

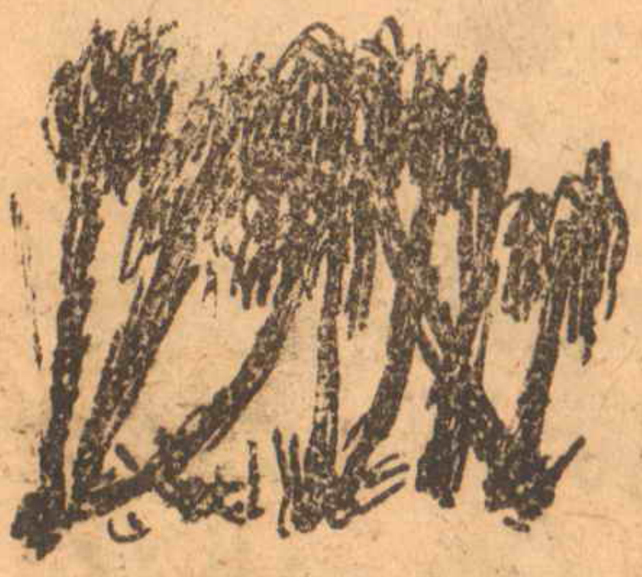

یہ شخص چونکہ عرفان کے صحیح مقام پر نہیں تھا اس لئے اس مشورہ کے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ لیکن وہیں ایک صحابیؓ حضرت ابو الاحداحؓ موجود تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے اس فقرہ کو سنتا تھا کہ حضورؐ کی خواہش کو پورا کرنے اور

Digitized by khalafat Library Rabwah

جنت میں اس کے عوض زیادہ بافات کے حصول کے خیال نے جائیداد کے مٹے ان کی محبت کو سرد کر دیا اور انھوں نے فوراً اپنے دل میں فیصلہ کیا کہ ایک یتیم لڑکے کے لئے زیادہ سے زیادہ ایثار کا نمونہ دکھائیں چنانچہ انھوں نے اس باغ کے مالک سے کہا کہ تم میرا باغ لے لو اور اس کے عوض یہ باغ مجھے دے دو۔ چونکہ یہ سودا نفع بخش تھا اس لئے وہ رضامند ہو گیا۔ معاملہ طے کر کے حضرت ابوالاحداحؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔

"یارسول اللہ جو نخلستان اس یتیم کو دلوانے کی آپ کی خواہش تھی اگر وہ میں اسے دلا دوں تو کیا اس کے بدلے جنت میں مجھے باغ ملے گا؟"

آپؐ نے فرمایا۔ "ہاں!"

چنانچہ حضرت ابوالاحداحؓ نے وہ باغ اس لڑکے کو دے دیا۔

(مرسلہ: بشارت احمد خالد۔ چک ۹۸ شمالی)

●

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص کسی جنگل میں تھا۔ ایک بدلی میں اس نے ایک آواز سنی کہ فلاں شخص کے باغ کو پانی دے۔ اس آواز کے ساتھ وہ بدلی چلی اور ایک سنگلاخ زمین میں خوب پانی برسا اور تمام پانی ایک نالہ کے ذریعہ چلا۔ یہ شخص اس پانی کے پیچھے ہو لیا۔ دیکھا کیا ہے کہ ایک آدمی اپنے باغ میں کھڑا ہوا بیلچہ سے پانی پھیر رہا ہے۔ اس نے اس باغ والے سے پوچھا۔ کہ "اے بندۂ خدا تیرا کیا نام ہے؟"

باغ والے آدمی نے پوچھا۔ کہ "اے شخص تو میرا نام کیوں دریافت کرتا ہے؟"

اس نے کہا کہ میں نے اس بدلی میں جس کا یہ پانی ہے ایک آواز سنی کہ تیرا نام لے کر کہا کہ اس کے باغ کو پانی دے۔ تو کیا عمل کرتا ہے کہ اس قدر مقبول ہے۔"

باغ والے شخص نے کہا: "میں اس باغ کی کُل پیداوار دیکھتا ہوں اور اس میں سے ایک تہائی حصہ خیرات کر دیتا ہوں۔ ایک تہائی اپنے اور بال بچوں کے لئے رکھ لیتا ہوں اور باقی ایک تہائی پھر اس باغ میں لگا دیتا ہوں۔"

سبحان اللہ! کیا خدا کی رحمت ہے جو اس کی اطاعت کرتا ہے اُس کے کام غیب سے سرانجام پاتے ہیں اس کو خیر بھی نہیں ہوتی۔ بے شک سچ ہے جو اللہ کا ہے اللہ اس کا ہو گیا۔

(زاہدہ رعنا)

●

حضرت امام بخاریؒ کے زمانہ کی بات ہے کہ ایک دن بخارا کے امیر نے حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے کہا۔ "آپ میرے بچے کو علم حدیث دیا کریں۔"

آپ نے فرمایا۔ "بچے کو فلاں وقت

Digitized by khalafat Library Rabwah

میرے گھر بھیج دیا کریں۔"

اس پر امیرِ بخارا نے کہا۔ "آپ میرے گھر آکر پڑھایا کریں کیونکہ میرا بچہ آپ کے ہاں نہیں پہنچ سکتا۔"

امام صاحب کو اس بات پر حیرانی ہوئی کہ ان لوگوں کے ہاں علم کی یہ قدر ہے۔ آپ نے امیر کو جواب دیا کہ "میرے پاس اتنا فالتو وقت نہیں اس لئے آپ کو میرے گھر ہی بھیجنا پڑیگا"

اس پر امیر نے جواب دیا۔ "میرا بچہ آپ کے گھر آجایا کرے گا لیکن وہ ادنیٰ اور حقیر لوگوں کے بچوں کے ساتھ بیٹھ کر علم حاصل نہیں کر سکتا۔ اُسے علیحدہ وقت دینا ہوگا۔"

اس پر امام صاحب نے فرمایا۔ "میں علم حدیث کے بارے میں اس چیز کا امتیاز نہیں رکھ سکتا۔"

یہ بات سنتے ہی امیر غصّے سے لال پیلا ہوگیا اور امام صاحبؒ کو ملک بدر کرنے کا حکم دے دیا۔ آپ بخارا سے نیشاپور تشریف لے گئے۔ تھوڑا ہی عرصہ گزرا ہوگا کہ آپ نے دیکھا وہ امیر اُن لوگوں کے دروازوں پر بھیک کی غرض سے کھڑا تھا جن کے بچوں کے ساتھ وہ اپنے بچے کو بٹھانا اپنی بے عزتی خیال کرتا تھا۔

دیکھا عزیزو! یہ ہے علم کی قدر۔ حضرت امام بخاری نے علم کی کتنی قدر کی اور اللہ تعالیٰ انھیں اس کا اجر دیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق بخشے کہ ہم بھی امام صاحبؒ کے نقش قدم پر چلنے والے ہوں۔ آمین!

(ایم۔ الیس خاصر۔ بدّو ملہی)

●

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اللہ تعالیٰ سے محبت و عظمت کے متعلق مکرم مختار احمد صاحب ہاشمی ہیڈ کلرک نظارت خدمتِ درویشان بیان کرتے ہیں کہ:-

"ایک مرتبہ میں حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان پر دفتر کی ڈاک لے کر حاضر ہوا۔ آپؓ نے کام کے اختتام پر فرمایا کہ میرے قلم کا نب خراب ہوگیا ہے آپ مجھے بازار سے کوئی اچھا سا قلم خرید کر لادیں۔ چنانچہ میں بازار سے دو تین اچھے نمونے لے کر حاضر ہوا آپ نے ایک کاغذ پر باری باری ہر قلم سے کچھ لکھا اور بالآخر ایک قلم پسند فرمایا آپ نے مجھے اس قلم کی بھی دکھائی۔ جب کاغذ دیکھا تو اس پر کئی بار "بسم اللہ" لکھی ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے جب کبھی نیا قلم خریدا ہے تو اس سے ہمیشہ پہلے "بسم اللہ" ہی لکھی ہے۔ جب قلم کا خط اور روانی دیکھنے کے لئے کچھ لکھنا ہی ہے تو بجائے کچھ اور

Digitized by khalafat Library Rabwah

لکھنے یا یونہی لکیریں ڈالنے کے کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ اسے اللہ کے نام سے شروع کیا جائے۔"

("نبیوں کا چاند" صفحہ ۱۹، ۲۰)

مکرم مختار احمد صاحب ہاشمی کی ایک اور روایت ہے کہ:-

"ایک مرتبہ حضرت میاں صاحبؓ نے مجھے ایک مسودہ املا کرایا۔ اس میں ایک فقرہ یہ بھی تھا کہ "رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" میں نے جلدی میں "صلی اللہ علیہ وسلم" لکھنے کی بجائے صرف "صلعم" لکھ دیا۔ دستخط کرتے وقت فرمایا کہ "صلعم" لکھنا ناپسند ہے۔ جب اتنی طویل و غلیض عبارتیں لکھی جا سکتی ہیں تو صرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے ساتھ ہی تخفیف کا خیال کیوں آجاتا ہے۔ پھر آپؓ نے اپنی قلم سے "صلی اللہ علیہ وسلم" لکھ دیا۔

اس موقعہ پر آپ نے مزید فرمایا کہ مجھے انگریزی میں "محمدؐ" کا مخفف "MOHD" بھی سخت ناپسند ہے اور مجھے "MOHD" لکھا ہوا دیکھ کر ہمیشہ ہی افسوس اور رنج پہنچا ہے نہ معلوم کس نے یہ مکروہ ایجاد کی ہے اور تخفیف کا سارا زور صرف "محمدؐ" کے نام پر ہی صرف کر ڈالا ہے۔" ("نبیوں کا چاند" صفحہ ۲۳)

(مرسلہ: ناصرہ نذیر۔ ربوہ)

ایک بار ایک ولی اور شیطان کا کہیں راستے میں ٹکراؤ ہوا۔ ولی نے شیطان کو پہچان لیا اور پوچھا:

"کہاں جا رہے ہو؟"

شیطان نے بتایا کہ فلاں آدمی کو گمراہ کرنے جا رہا ہوں۔

ولی نے پوچھا کہ:

"کیا کبھی تم نے کسی شخص کو آزمائے بغیر بھی چھوڑا ہے؟"

شیطان نے جواب دیا۔ "ہاں! تین آدمیوں کو، کیونکہ وہ پہلے ہی گمراہ ہوتے ہیں اور میرا کام سہل ہو جاتا ہے ان میں سے ایک وہ شخص جو اپنی تعریف کسی موقعہ کے بغیر بڑھ چڑھ کر کرے۔

دوسرا وہ جو گناہ کر کے اسے بھول جائے

اور تیسرا وہ جو ناصح کو برا بھلا کہے"

(نسخہ کیمیا کی چند سطور مصنفہ امام غزالیؒ)

(مرسلہ: قدسیہ نوید قدسی)

حجرہ شاہ مقیم)

مضمون نگار بچے اپنے مضامین خوشخط۔ اور کاغذ کے ایک طرف حاشیہ چھوڑ کر لکھا کریں۔ دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

(مینجر)

Digitized by khalafat Library Rabwah

: ایک مختصر ڈرامہ :

گمشدہ انگوٹھی

تحریر: اشرف نوشاہی۔ کراچی

کردار

بانو ..... ایک تیرہ (۱۳) سالہ لڑکی
رخسانہ ..... بانو کی چھوٹی بہن
عذرا ..... بانو کی ہم عمر سہیلی
خالدہ ..... بانو اور رخسانہ کی امّی
مجید صاحب ..... بانو اور رخسانہ کے ابّو

پہلا منظر

(پردہ اٹھتا ہے۔ ایک چھوٹا سا کمرہ ہے۔ کمرے کے ایک کونے میں ایک پلنگ ہے۔ کمرے کے وسط میں ایک میز پڑی ہوئی ہے جس کے دونوں طرف کرسیوں پر بانو اور عذرا بیٹھی ہوئی ہیں۔ میز پر کتاب "کلیاں" کی رکھی ہوئی ہے۔ دونوں لڑکیاں تازہ تشحیذ کا مطالعہ کرنا چاہتی ہیں)

عذرا: (ہاتھ بڑھا کر) "بانو پلیز یہ رسالہ مجھے دیدو"

بانو: "اچھا" (رسالہ عذرا کو دے کر کتاب اٹھاتی ہے اور پڑھنے لگتی ہے۔ رخسانہ کمرے میں داخل ہوتی ہے)

رخسانہ: (میز پر آکر) "باجی! آپ نے میری انگوٹھی تو نہیں دیکھی؟"

بانو: (حیرانی سے) "کون سی انگوٹھی؟"

رخسانہ: "وہی جو ابّا جان نے مجھے لاہور سے واپس آکر دی تھی۔"

بانو: "ہاں۔ ہاں۔ یاد آیا۔ وہی سنہری انگوٹھی؟"

رخسانہ: (پُراسرار ہو کر) "جی ہاں وہی سنہری انگوٹھی

Digitized by khalafat Library Rabwah

مگر اب مل نہیں رہی۔"

عذرا: (رسالہ میز پر رکھ دیتی ہے) "کیا تم اُسے پہنے نہیں رہتی تھیں؟"

رخسانہ: "جی ہاں میں اسے پہنے رہتی تھی لیکن آج صبح فجر کی نماز کے لئے وضو کرتے وقت اتار کر غسل خانے میں رکھی تھی۔"

بانو: "تو پھر وہیں جا کر دیکھو نا!"

رخسانہ: (رونی صورت بنا کر) "وہاں نہیں ہے باجی"

عذرا: "تو پھر کہاں گئی؟"

بانو: (ہنس کر) "ہاں ظاہر ہے۔ انگوٹھی پاؤں سے چل کر تو جانے سے رہی۔"

(اسی اثناء میں خالدہ کمرے میں داخل ہوتی ہیں)

خالدہ: "کیا بات ہے بھئی! کیا باتیں ہو رہی ہیں؟"

عذرا: "فی الحال تو رخسانہ کی گمشدہ انگوٹھی کا معاملہ زیر غور ہے۔"

خالدہ: "کیوں رخسانہ! کہاں گئی تمہاری انگوٹھی؟"

رخسانہ: (روہانسی سی ہو کر) "پتہ نہیں امی جان! کہاں گئی میری انگوٹھی"

خالدہ: (رخسانہ کا ہاتھ پکڑ کر) "ارے۔ رے۔ رے اس میں گھبرانے کی کیا بات ہے مل جائے گی بھئی تمہاری انگوٹھی بھی۔ اب چلو! چائے ٹھنڈی ہو رہی ہے۔"

(سب جاتے ہیں اور منظر بدلتا ہے)

تیسرا منظر

(خالدہ، بانو، عذرا اور رخسانہ ایک اور کمرے میں کرسیوں پر بیٹھی چائے پی رہی ہیں۔ چاروں سوچ میں ڈوبی ہوئی ہیں۔ یکایک باہر سے دروازہ کھٹکھٹانے کی آواز آتی ہے۔ رخسانہ باہر چلی جاتی اور پھر مجید صاحب کے ساتھ اندر داخل ہوتی ہے)

مجید صاحب: (ہاتھ میں پکڑا ہوا بیگ رخسانہ کو دے کر) "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"

(سب "وعلیکم السلام" کہتے ہیں)

(مجید صاحب ایک کرسی پر بیٹھ جاتے ہیں)

مجید صاحب: (مسکرا کر) "کیوں بھئی! آپ لوگ کچھ پریشان ہیں۔"

رخسانہ: "ابو دراصل....."

مجید صاحب: "ہاں ہاں کہو بیٹی کیا بات ہے؟"

رخسانہ: "وہ دراصل میری انگوٹھی نہیں مل رہی۔"

مجید صاحب: (ہنس کر) "بس اتنی سی بات؟ ارے تمہاری انگوٹھی تو یہ رہی۔"

(پتلون کی جیب سے انگوٹھی نکال کر رخسانہ کو دیتے ہیں)

خالدہ: "لیکن یہ آپ کے پاس کیسے پہنچ گئی؟"

مجید صاحب: "بیگم! بات یہ ہے کہ صبح دفتر جانے سے پہلے جیب میں نہانے گیا تو یہ انگوٹھی ملی۔ سوچا تمہیں دے دوں گا۔ پھر یاد نہ رہا اور انگوٹھی جیب میں لئے میں دفتر چلا گیا۔ بس یہ بات ہوئی۔ کیوں رخسانہ اب تو خوش ہو نا!"

(سب کے چہرے کھل اٹھتے ہیں اور پردہ گرتا ہے)

Digitized by khalafat Library Rabwah

● والدین اور اساتذہ کا احترام

والدین کی عزت اور اُن کے احترام کا حکم ہر مذہب نے دیا ہے۔ پہلی امتوں کو بھی والدین کے ساتھ بھلائی کا حکم دیا گیا تھا۔ قرآن مجید میں اور شاہد ہے کہ اللہ نے بنی اسرائیل سے یہ عہد لیا تھا کہ ——— "اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور والدین کے ساتھ احسان یعنی نیک سلوک کرنا۔"

بڑھاپے میں والدین کی طبیعت نازک اور چڑچڑی ہو جاتی ہے اگر وہ کسی وقت غصہ سے جھڑکیں یا ماریں تو ان کے آگے اُف تک نہ کہو والدین کی عزت فرض ہے ان کی خوشنودی کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہیئے ان کی نافرمانی کبھی نہ کرنی چاہیئے ورنہ خدا تعالیٰ ناراض ہو گا۔ حدیث میں آتا ہے کہ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے یعنی جنت ان کی رضامندی خدمت اور خوشی سے ہی مل سکتی ہے جس طرح والدین کی عزت اور ان کا احترام فرض ہے اسی طرح اساتذہ کی عزت اور ان کا احترام بھی واجب ہے۔ بعض حدیثوں میں استاد کا درجہ باپ سے بڑا بتایا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ بہترین باپ وہ ہے جس نے تمہیں تعلیم دی ہے۔ استادوں کی عزت کرنی چاہیئے ان کا کہنا ماننا چاہیئے۔ اور ان کا ادب کرنا چاہیئے۔ عام محاورہ ہے۔

"باادب بانصیب بے ادب بے نصیب"

(صدیقہ بیگم۔ پھیرو چیچی)

● ایک ناقابل فراموش سفر

مارچ کے آخر میں ہی جامعہ احمدیہ۔ موسم بہار کی چھٹیاں ہوئیں۔ میں اور میرا ایک دوست

Digitized by khalafat Library Rabwah

ربوہ سے پشاور چلے گئے۔ میرا گھر پشاور میں ہے۔ مگر میرا دوست سیر و سیاحت کے لئے میرے ساتھ پشاور چلا گیا۔ ہم نے مختلف جگہوں کی سیر کی مثلاً مردان، چارسدہ، لنڈی کوتل، شیخ محمدی اور پشاور کے مختلف مشہور مقامات مگر اس میں سب سے دلچسپ اور ناقابلِ فراموش سفر پشاور سے شیخ محمدی کا ہے۔

۶ر اپریل ۱۹۷۶ء کے دن جب بارش زوروں پر تھی یکایک تھم گئی اور ہم نے شیخ محمدی جانے کا پروگرام بنا لیا۔ سب تیار ہو کر ہم باہر سڑک پر آ پہنچے اور بس کے انتظار میں کھڑے ہو گئے۔ بس کو توقع سے زیادہ تاخیر ہو گئی اور اِدھر بارش نے ہلّہ بول دیا۔ ہم بارش میں بھیگ رہے تھے۔ اللہ کا شکر ہے کہ قریب ہی ایک بزرگ کے پاس چھتری تھی۔ جس کے نیچے ہم نے پناہ لی۔

کچھ انتظار کے بعد بس آئی مگر بس میں بہت رش تھا۔ ہم بمشکل سوار ہوئے اور کھڑے ہو گئے۔ ایک یا دو میل کے بعد بس کا رش کچھ کم ہو گیا کیونکہ اس میں اکثر نزدیکی دیہات کی سواریاں تھیں۔ ہمیں بیٹھنے کی جگہ مل گئی۔ بزرگ اور میرا دوست آپس میں اِدھر اُدھر کی گپیں ہانکنے لگے۔ میں کھڑکی سے لگا قدرتی مناظر سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔ دور دور تک سڑک کے دونوں طرف سبزہ پھیلا ہوا تھا اور جگہ جگہ کسان اپنے کھیتوں میں کام کرتے نظر آ رہے تھے میں اس نظارہ سے بھی لطف اندوز ہو رہا تھا کہ اچانک میرے کانوں میں یہ آواز آئی۔

"شیخ محمدی اترنے والے تیار ہو جائیں۔"

ہم شیخ محمدی پہنچ گئے۔ بس سے اتر کے تو راستہ کچا ہونے کی وجہ سے بہت ہی کیچڑ تھا ہم بچتے بچاتے اور پھونک پھونک کر قدم رکھ رہے تھے۔ مگر میرا ایک چھوٹا بھائی جو ہمارے ساتھ سیر کے لئے نکلا تھا وہ اس کیچڑ میں دوڑنے لگا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کا پاؤں پھسل گیا اور نیچے گندم کے کھیت میں جا گرا اور اسی طرح وہ کئی بار دوڑتے ہوئے گرا۔ مگر اکثر کھیت ہی میں جا گرتا۔ آخر ہم باقی جو تھے بچتے بچاتے

Digitized by khalafat Library Rabwah

منزلِ مقصود تک پہنچ گئے۔ اور جب ہم دروازے پر پہنچے تو ہمارے بزرگ کا پاؤں دروازے ہی میں پھسل گیا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے کیچڑ میں لت پت ہو گئے۔ جب میزبان نے ہمارے بزرگ کو اس حالت میں دیکھا تو جلدی جلدی صاف اور خشک کپڑے لا کے دیئے۔

اب بھی جب مجھے برسات کا وہ دن یاد آتا ہے تو مجھے میرے بھائی اور بزرگ کا پھسلنا اور مہمان کا اس حالت میں سیر کرنا۔ یہ سب نظارہ میری آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے تو بے اختیار ہنسی آجاتی ہے۔

(ارشاد احمد خان۔ ربوہ)

○

۵۔ اطاعتِ والدین

تقریباً ۴ سال اِدھر میں نے ایک احمدی گھرانے میں شفقت اور محبت بھری گود میں (جو اصل میں ابتدائی درس گاہ ہے) پہلی آنکھ کھولی تو دنیا کو درست نہ پاکر جذبات سے مغلوب ہو گیا اور زور زور سے رونے لگا۔ جب امّی لوری سنانے لگتیں تو ذرا دل بہل جاتا۔ جب لوری کی سُریں ختم ہو جاتیں۔ میں اپنی پہلی حالت پر واپس آجاتا پھر آسمان سر پر اٹھا لیتا جس سے کمزور زمین کا دل دہل جاتا اور گھنٹوں دھک دھک کرتا رہتا۔ اس حالت کو دیکھ کر امّی مجھے پنگھوڑے میں لٹا کر جھلانے لگتیں اور میں خاموش ہو جاتا اور ارض و سما امن کا سانس لیتے۔ جب رات کے وقت میں میٹھی نیند میں مدہوش خراٹے لیتا تو بستر میں پیشاب کر دیتا تو میری محسن ماں گیلی جگہ سے مجھے اٹھا کر خشک اور سوکھی جگہ لٹا دیتیں اور گیلی جگہ خود لیٹتیں۔ جونہی بجلی صاحبہ تشریف لے جاتیں تو میری شفیق امّی پنکھا جھولتے رات آنکھوں میں گزار دیتیں لیکن میں کیا جانوں کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔

ذرا بڑا ہوا تو ناز و نخرے سے مشروع ہوئے میری مشفق ماں باپ نے میری ہر خواہش پوری کی اور علمی دنیا سے روشناس کروانے کے لئے اور مجھ کو منزلِ مقصود تک پہنچانے کے لیے پہلی سیڑھی پر کھڑا کر دیا اور میرے اخراجات برداشت کرنے لگے اور دن رات ایک کر دیا۔ میں ان کی خدمت کے لئے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھوں گا اور ان کے آرام کے لئے ہمیشہ کوشاں رہوں گا۔

ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ماں کا درجہ بہت بڑا بیان فرمایا ہے۔

حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک پیاری بات والدین کی خدمت ہے۔

ہمیں ہر وقت یہی کلمات زبان پر رکھنے چاہئیں۔ قرآن مجید میں ہے:۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

"وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ
الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ
قُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا
رَبَّيٰنِي صَغِيرًا ۝"

(سورۃ بنی اسرائیل آیت ۲۵)

ترجمہ:- اور رحم کے جذبہ کے ماتحت
اُن (والدین) کے سامنے عاجزانہ
رویہ اختیار کر اور ان کے سامنے
دعا کرتے وقت کہا کہ "اے میرے
رب ان پر مہربانی فرما انھوں نے
بچپن کی حالت میں میری پرورش
کی تھی۔"

ایک دفعہ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جہاد (لڑائی۔ جنگ) میں جانے کی اجازت طلب کی۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ:-

"کیا تمہارے ماں باپ زندہ ہیں؟"

عرض کی۔ "یا رسول اللہ ؐ زندہ ہیں!"

آپ نے فرمایا۔ "جاؤ اور اپنے ماں باپ کی خدمت کرو۔ تمہارا یہی جہاد ہے اور یہی جہاد کا ثواب ملے گا۔"

حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ——— "بڑا بدنصیب ہے وہ!" صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ ؐ "کون ہے وہ بڑا بدنصیب؟" حضورؐ نے فرمایا "وہ شخص بڑا بدنصیب ہے جس کے والدین زندہ ہیں اور وہ اُن کی خدمت نہیں کرتا۔ اور وہ شخص بڑا خوش نصیب ہے جو اپنے والدین کی خدمت کر کے جنّتی بن جاتا ہے۔"

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:- "جنّت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:—

"وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا
اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ
اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ
عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ
اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ
لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا
وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا"

(سورۃ بنی اسرائیل۔ آیت ۲۴)

ترجمہ:- اور تیرے رب نے اس بات کا تاکیدی حکم دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور (نیز یہ کہ) ماں باپ سے اچھا سلوک کرو اگر اُن میں سے کسی ایک پر یا اُن دونوں پر تیری زندگی میں بڑھاپا آجائے تو انھیں اُن کی کسی بات پر ناپسندیدگی کا اظہار کرنے سے

Digitized by khalafat Library Rabwah

اُف تک نہ کہہ اور نہ انہیں جھڑک
اور ہمیشہ ان سے نرمی سے بات کر

غرض ہمیں اپنے والدین کو ہمیشہ خوش رکھنا چاہیئے
ایک دفعہ ایک صحابی حضرت اسامہ رضؓ نے
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض
کی (والدین کے بارے میں) تو حضرت رسولِ کریمؐ نے
فرمایا:۔

"تمہارے ماں باپ تمہاری جنّت
ہیں اگر وہ تم سے خوش ہیں تو
تم بہشت میں جاؤ گے۔"

اللہ تعالیٰ نے دین کے سوا سب امور میں
والدین کی خدمت کرنے اور ان کی اطاعت اور
تابعداری کرنے کا حکم دیا ہے۔ اگر کسی کے ماں باپ
مُشرک ہوں، بتوں پر سجدے کرتے ہوں اور کسی
کے مرنے پر اس کا چالیسواں وغیرہ کرنے پر مُصر ہوں
تو احمدی بچوں کو ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ
قبر پر سجدہ کرنا سخت گناہ ہے اور ان کو یہ
کہہ دینا چاہیئے کہ میں قبروں پر سجدہ نہیں کرسکتا
سجدہ صرف اور صرف خدا کو کرتے ہیں۔ قبروں پر
سجدہ کرنا اسلام کے نام کو بدنام کرنا ہے احمدیت
نے ایسی باتیں کرنے سے منع کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے
قرآن مجید میں حکم دیا ہے کہ:۔

"وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ
بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ۖ وَ
إِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ
بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ
فَلَا تُطِعْهُمَا ۚ"

(العنکبوت آیت ۹)

ترجمہ:۔ اور ہم نے انسان کو والدین سے
اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے
(اور کہا ہے کہ) اگر وہ دونوں
تجھ سے اس بات میں بحث کریں
کہ تو کسی کو میرا شریک قرار دے
حالانکہ اُسے تو نہیں جانتا۔ تو اُن
دونوں کی فرماں برداری نہ کر۔

ایک دفعہ ایک صحابیؓ کی ماں اس بات
پر اڑ گئی کہ میرا بیٹا جب تک اپنے پرانے
مذہب پر واپس نہ آجائے گا۔ میں کھانا نہیں
کھاؤں گی تو وہ جو اسلام اور حضرت محمد صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شمع کا پروانہ تھا۔ اس نے
کہا۔ "میں اپنے پیارے مذہب اسلام کو
نہیں چھوڑوں گا۔ خواہ تم مرہی جاؤ۔"

اللہ تعالیٰ ہم سب کو بھی اپنے ماں باپ
کی خدمت اور فرماں برداری کرنے کی توفیق عطا
فرمائے کیونکہ ماں باپ کی خدمت کرکے ہی
انسان اُن کی دُعاؤں سے منزل بہ منزل آگے
بڑھتا چلا جاتا ہے۔

(شاہد محمود خالد)

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

حشرات الارض

انسان نے اس صدی میں بہت ترقی کی ہے۔ وہ چاند اور مریخ تک کمندیں ڈال چکا ہے۔ آواز سے زیادہ تیز رفتار جہاز ایجاد کر چکا ہے۔ سمندروں اور ہواؤں میں گھر بنا تا ہے مگر یہ انسان ایک حقیر اور کمزور مخلوق یعنی

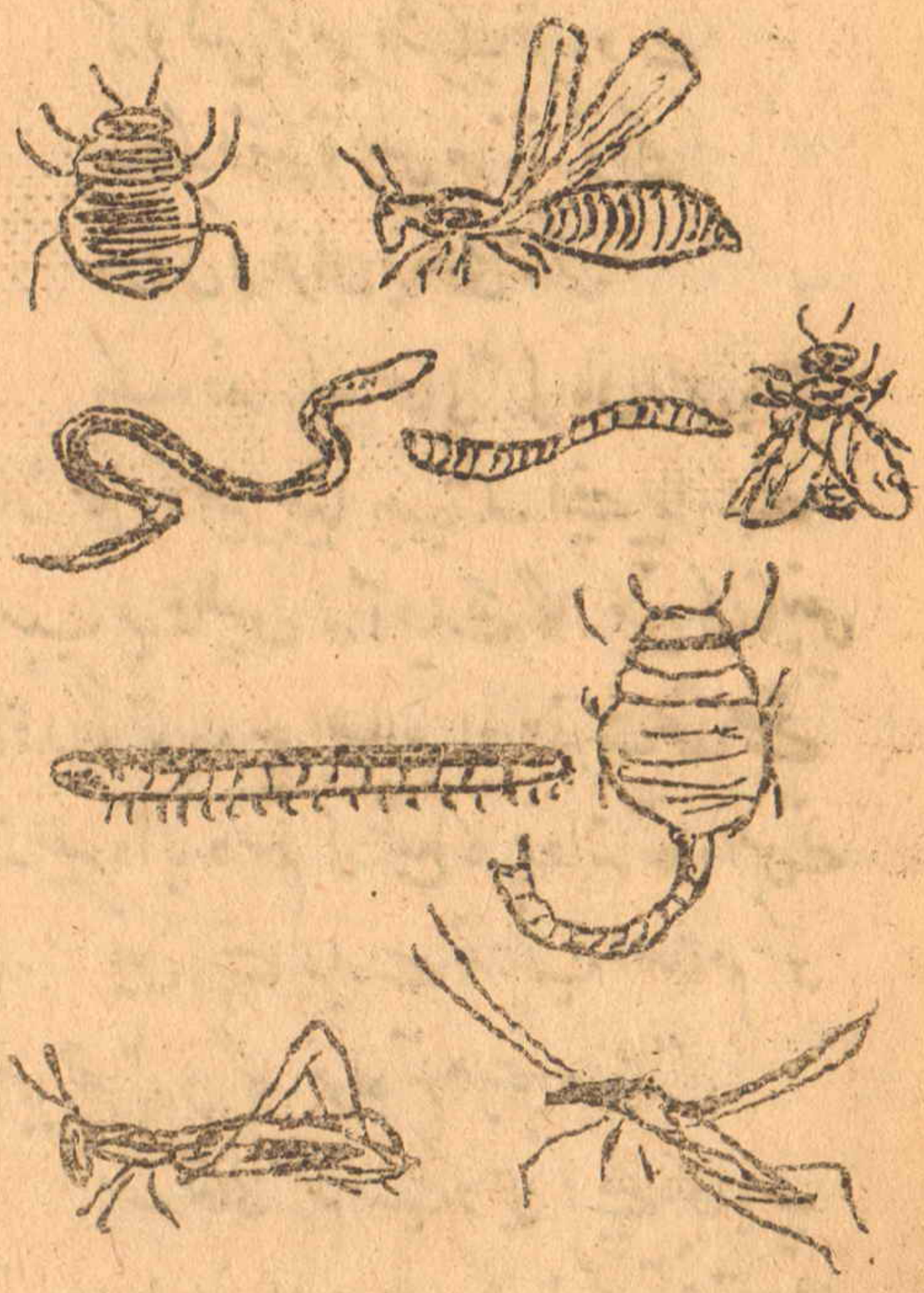

حشرات الارض کے سامنے عاجز ہے۔

یہ حشرات الارض یعنی کیڑے مکوڑے درحقیقت حقیر نہیں ہیں۔ اس زمین پر پائے جانے والے کل حشرات الارض کا وزن کل انسانوں کے وزن سے ۱۲ گنا زیادہ ہے اور یہ کیڑے اپنی جسامت کے لحاظ سے انسان کی نسبت بہت طاقتور ہیں۔ یہ اپنی جسامت سے ۵۰ گنا زائد وزن اٹھا سکتے ہیں جبکہ ایک معمولی انسان اپنی جسامت سے دگنا وزن بھی نہیں اٹھا سکتا۔

ان کیڑوں کی آبادی کا اندازہ دس لاکھ ارب ہے ان کی نسل بھی بڑی تیزی سے بڑھتی ہے کئی قسمیں ایسی بھی ہیں جو ایک سال میں ہزار دل انڈے دیتی ہیں اور اگر یہ قدرت کی مار سے نہ جائیں تو جلد ہی اس زمین پر سے بنی نوع انسان کا خاتمہ ہو جائے۔

یہ شدید طور پر نقصان دہ بھی ہیں۔ عام حشرات الارض مثلاً مکھی، مچھر وغیرہ کے نقصانات سے تو آپ بخوبی واقف ہوں گے مگر ان کے علاوہ بھی سینکڑوں حشرات الارض تباہ کاریوں میں دن رات مصروف ہیں۔ صرف افریقہ میں مچھروں کی وجہ سے ہر سال ۱۰ کروڑ انسان ملیریا کا شکار ہوتے ہیں اور ان میں سے ۸ لاکھ مر جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ افریقہ میں ۷ لاکھ آدمی ایک خاص قسم کی کالی مکھی کے کاٹنے سے اندھے ہو جاتے ہیں۔ تنزانیہ کے ۲۵ فیصد اور کینیا کی ۷۵ فیصد فصلیں ان حشرات الارض کی وجہ سے تباہ ہو جاتی ہیں۔

امریکہ میں ہر سال بڑے بڑے جنگل ان کیڑوں کی وجہ سے تباہ ہو جاتے ہیں اور ہر سال یہ کیڑے اتنی لکڑی تباہ کر دیتے ہیں جو تقریباً ایک لاکھ گھر بنانے کے لئے کافی ہوتی ہے۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

انسان اب تک اپنے ان دشمنوں کا خاتمہ کرنے میں کامیاب نہیں ہوا۔ کیڑے مار دوائیں تمام کیڑوں کو ختم نہیں کر سکتیں نہ صرف یہ بلکہ یہ انسانوں اور جانوروں کے لئے بھی نقصان دہ ہیں۔ اس لئے ان کا استعمال بعض ممالک میں ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

سائنسدان اب یہ کوشش کر رہے ہیں کہ اگر ان کا خاتمہ نہیں کیا جا سکتا تو ان کو بڑی حد تک ختم کر دیا جائے تاکہ ہر سال اربوں روپے کا نقصان نہ ہو اور لاکھوں جانیں ضائع نہ ہوں۔ اس لئے وہ حشرات الارض کی پیداوار اور نشوونما کو روکنے کے لئے سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ (ترجمہ از ریڈرز ڈائجسٹ)

(مرزا سلطان احمد۔ ایبٹ آباد)

○

دو بھائی

ایک مرتبہ ہندوستان کا ایک مشہور بادشاہ تھا۔ اس کے دو بیٹے تھے۔ جو لائق و فائق تھے۔ بادشاہ بہت بوڑھا ہو گیا تو اس نے اپنے بیٹوں کو بلایا اور کہا کہ اب میں بوڑھا ہو گیا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ مرنے سے پہلے سلطنت کو تم دونوں کے حوالے کر دوں تاکہ تم دونوں کو برابر حصہ ملے اور تم اپنے اپنے علاقہ پر حکومت کرو۔ یہ بات اس لئے کی ہے تاکہ تم آپس میں جنگ نہ کرو۔

چنانچہ بادشاہ نے ملک کے دو برابر حصے

اپنے بیٹوں کے حوالے کر دیئے اور کچھ عرصہ کے بعد فوت ہو گیا۔ دونوں بیٹے اپنے اپنے علاقہ پر حکومت کرنے لگے۔ ان میں سے بڑا بیٹا لالچی نکلا۔ اس نے روپیہ جمع کرنے کے لئے رعایا پر محصول بڑھا دیئے۔ وہ اکثر ٹیکس لگا دیتا۔ اور اپنا خزانہ بھرنے لگا۔ دوسرا بیٹا نرم خو اور فراخ دل تھا۔ اس نے محصول میں رعایت کر دی اور ٹیکس کم کر دیئے اور رعایا کے ساتھ بہت مروت سے پیش آنے لگا۔

بڑے بیٹے کے علاقے کے لوگ محصول کی سختی سے پریشان ہو گئے۔ کسان اپنی زمینیں

Digitized by khalafat Library Rabwah

اور تاجر اپنی دکانیں چھوڑ کر بھاگنے لگے۔ جب رعایا ہی نہ رہی تو آمدنی کہاں سے ہوتی آخر تھوڑے دنوں میں خزانہ خالی ہو گیا۔ فوج کی تنخواہ میں دیر ہونے لگی۔ ملک کا سارا نظام بدل گیا۔ دوسرے بادشاہوں نے جب یہ حال دیکھا تو فوجیں لے کر چڑھ دوڑے اور بادشاہ کو قید کر کے اس کے ملک پر قبضہ کر لیا۔

دوسرے بیٹے کے حسن سلوک سے رعایا اس پر جان چھڑکنے لگی۔ کسانوں اور تاجروں کے حوصلے بڑھ گئے۔ لوگوں نے خوب محنت کی۔ اور پہلے جہاں بنجر زمین تھی وہاں ہرے بھرے کھیت لہلہانے لگے۔ منڈیوں میں ہر طرح کی اجناس وافر آنے لگیں اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو جاتیں۔ دکاندار اور عوام خوشحال ہو گئے۔ اور سرکاری خزانہ بھر گیا۔ سپاہی اور دوسرے ملازم سب کے دن پھر گئے۔ اس ملک کے اردگرد اکثر چھوٹے چھوٹے ویرانے آباد تھے۔ ملک کی یہ خوشحالی دیکھ کر ان سب نے اپنی اپنی ریاستیں بادشاہ کے حوالے کر دیں۔ اس طرح اس کی سلطنت میں بڑا اضافہ ہو گیا اور وہ ایک بڑے ملک پر حکومت کرنے لگا۔ اور اس کی عزت اور شہرت دور دور تک پھیل گئی۔

(اقبال محمود۔ کنری سندھ)

"دینی معلومات"

بے شمار دینی معلومات کا مجموعہ۔ جو بچوں اور نوجوانوں کے علم میں اضافہ کا باعث ہے اس کتابچہ کا پانچواں ایڈیشن خدا تعالیٰ کے فضل سے چھپ چکا ہے۔ مجالس خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ اسی طرح خدام و اطفال بھائی ہم سے منگوا کر استفادہ کریں

محصول ڈاک کے مقتضی

(منیجر شعبہ اشاعت)

ہر قسم کا سامان سائنس

واجبی نرخوں پر خریدنے کیلئے:

الائنس

سائنٹفک سٹور

کنپٹ روڈ۔ لاہور

(ٹیلیفون نمبر ۶۴۵۰۰)

کوپیاں درکار ہیں

Digitized by khalafat Library Rabwah

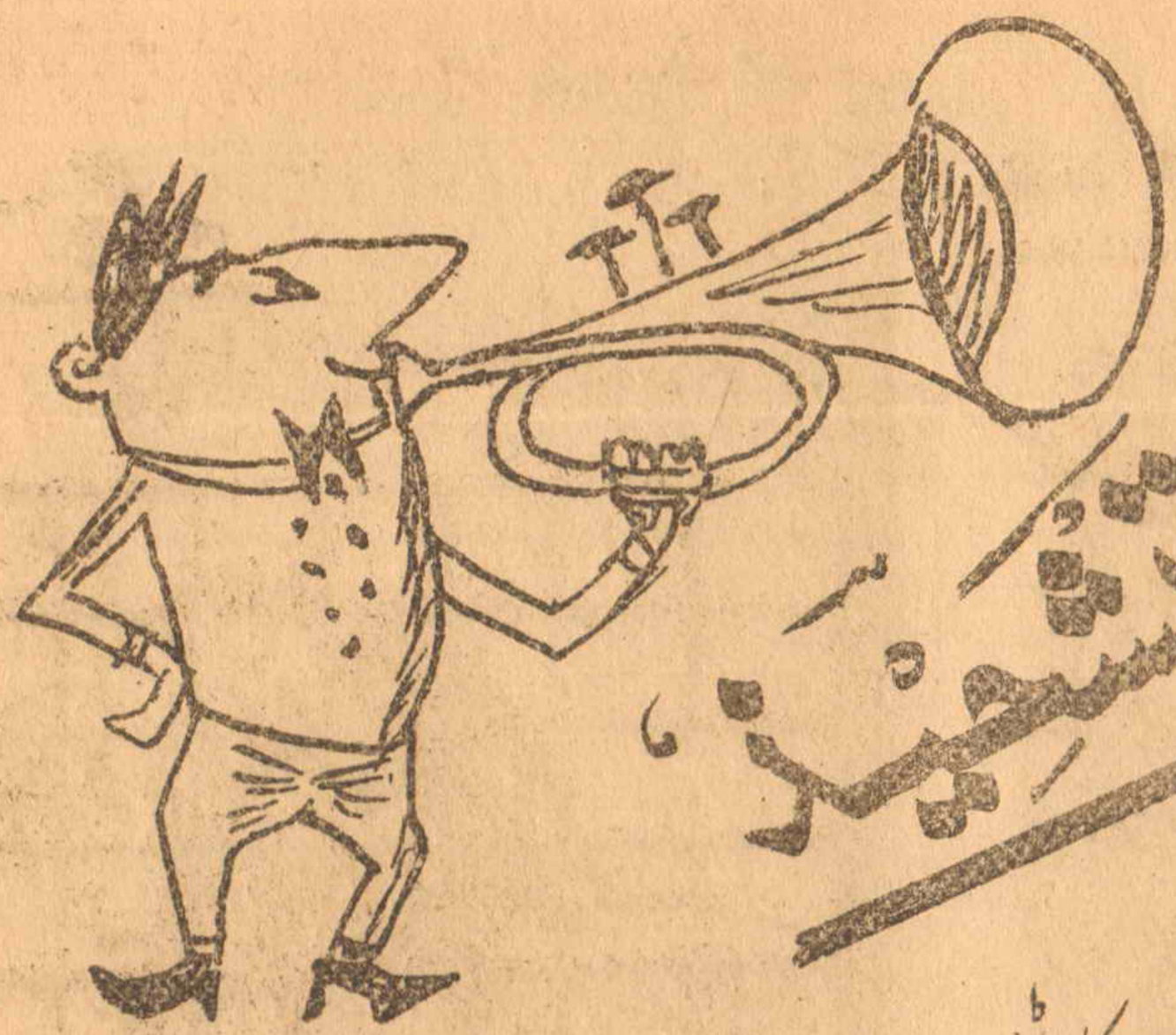

خبرنامہ تشحیذ

★— پہلا کارٹون

دنیا کا سب سے پہلا سیاسی کارٹون قیصر روم نیرو کے عہد میں کسی نے پومپی آئی کی دیوار پر بنایا۔ کارٹون میں نیرو کو ایک گاڑی میں

سفر کرتا ہوا طوطا دکھایا گیا جس کی لگام ایک لڑکی کے چوپنے ہوئے ہے۔ لڑکی سے مراد اسی زمانے کی بدکار عورت تھی جو نیرو پر حکمرانی کرتی تھی۔

★— عورت کے بھیس میں

بلیئرڈ کھیلنے والوں میں مس فرانسس اینڈرسن کا نام بہت مشہور ہے جو پچیس سال تک زنانہ بلیئرڈ کی عالمی چیمپئن رہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ "مس" نہیں بلکہ کفن میں (امریکہ)

کے رہنے والے مسٹر اوری الف۔ اینڈرسن تھے جو متواتر پچیس سال تک عورت کا بھیس بدل کر چیمپئن شپ حاصل کرتے رہے۔

★— گائے ووٹ کھا گئی

ریاست پلین ویو میں ۲۶ جولائی ۱۸۷۰ء میں پہلی بار الیکشن ہوا تو ووٹ کی پرچیاں ڈالنے کے لئے کوئی صندوق نہ تھا اس لئے ووٹ ایک

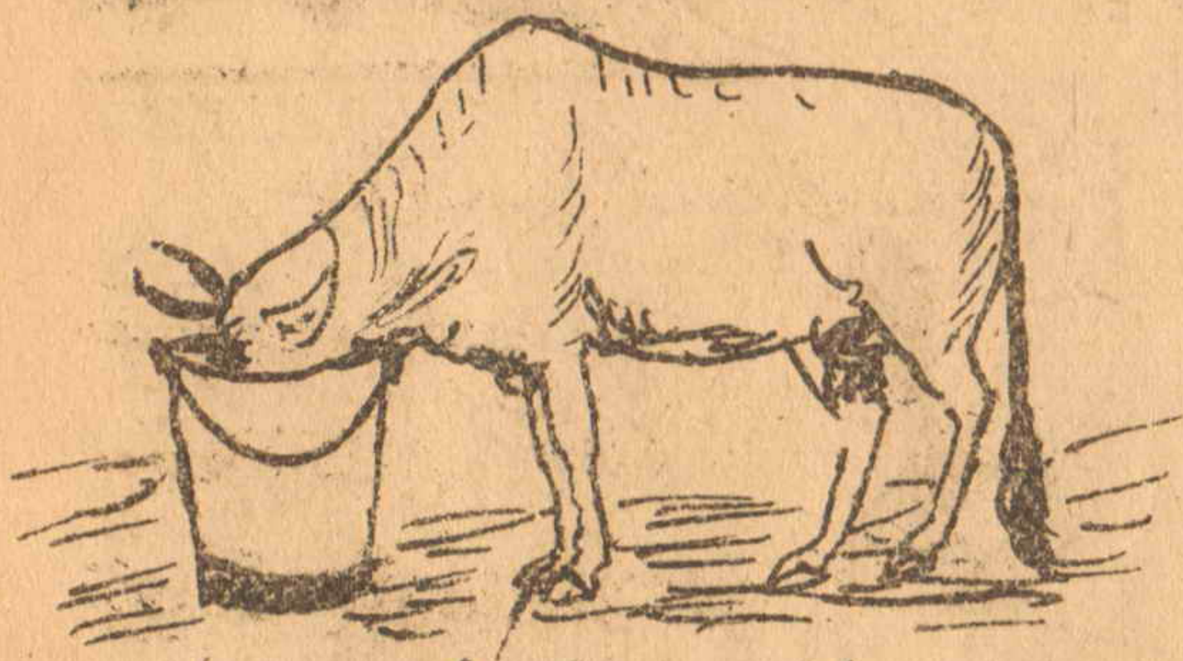

بالٹی میں ڈالے گئے اور ایک گائے نے آکر تمام ووٹ کھا لئے۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

★ پنجرہ

اپریل ۱۹۴۹ء کا واقعہ ہے کہ پیرس

میں ایک چور سرکس کمپنی کے شیر کو پنجرے سمیت چرا کر لے گیا۔

★ تاج محل

سینکڑوں سال تک جاپان کے بادشاہ شاہی فرمانوں اور دوسری دستاویزات پر دستخط کی بجائے اپنا انسانی ناخن بند ڈبیہ کو اسی کے نقوش ثبت کرتے رہے اس انوکھی شاہی مہر کی نقل

★ سب سے پرانی عدالت

دنیا کی سب سے پرانی عدالت سپین کے شہر ویلنشیا میں ہے اس میں آٹھ جج ہوتے ہیں جو مقدمے سنتے ہیں اور گواہی لئے بغیر فیصلہ سنا دیتے ہیں۔ تمام جج موروثی ہوتے ہیں۔ یعنی باپ کے بعد بیٹا جج بنتا ہے خواہ اس میں جج بننے کی قابلیت ہو یا نہ ہو اس عدالت کا فیصلہ کسی صورت میں بھی بدلا نہیں جا سکتا۔

★ شیشے کا پنجرہ

ایک انگریز نے کھڑکیوں کے لئے ایک ایسا شیشہ ایجاد کیا ہے جو اندر سے باہر تو صاف دیکھ سکتا ہے لیکن باہر سے کوئی شخص اندر نہیں دیکھ سکتا۔

(مرسلہ: خرزانہ ناہید۔ گوجرہ)

○

تصحیح

گزشتہ شمارہ میں صفحہ ۲۱ پر حضرت مسیح موعودؑ کی الہام "داغِ ہجرت" کی تاریخ غلط شائع ہو گئی ہے۔ صحیح تاریخ ۱۸ ستمبر ۱۸۹۲ء ہے ادارہ اس غلطی پر معذرت خواہ ہے۔

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

اکتوبر تاریخ احمدیت کے آئینہ میں

عبدالسمیع خان ربوہ

- ۳ر اکتوبر ۱۹۷۱ء — حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خلافت لائبریری ربوہ کا افتتاح کیا۔
- ۵ " ۱۹۰۲ء — حضرت مسیح موعودؑ کی تصنیف "کشتی نوح" شائع ہوئی۔
- ۸ " ۱۸۹۷ء — قادیان سے اخبار "الحکم" کا اجرا ہوا
- ۱۰ " ۱۹۴۲ء — حضرت مصلح موعودؓ نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے دفتر کا سنگ بنیاد رکھا۔
- ۱۱ " ۱۹۰۵ء — حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے وفات پائی۔
- ۱۲ " " حضرت مسیح موعودؑ کو الہام ہوا "انی مھین من اراد اھانتک"
- ۱۳ " ۱۹۲۶ء — محترم سر عبدالقادر صاحب، نے مسجد فضل لنڈن کا افتتاح فرمایا۔
- ۱۵ " ۱۹۰۸ء — "براہین احمدیہ حصہ پنجم" شائع ہوئی۔
- ۱۷ " ۱۹۴۸ء — حضرت مولانا ابوالعطاء مرحومؓ نے احمد نگر کی پہلی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔
- ۱۸ " ۱۹۴۷ء — حضرت مصلح موعودؓ نے نئے مرکز احمدیت ربوہ کی مجوزہ اراضی ملاحظہ کرنے کے لئے پہلا تاریخی سفر اختیار فرمایا۔
- ۱۹ " ۱۹۲۴ء — حضرت مصلح موعودؓ نے مسجد فضل لنڈن کا سنگ بنیاد رکھا۔
- ۲۱ " ۱۹۲۲ء — افغانستان میں حضرت مولوی نعمت اللہ صاحبؓ کو شہید کر دیا گیا۔
- ۲۳ " ۱۹۰۵ء — حضرت مسیح موعود علیہ السلام آخری بار دہلی تشریف لے گئے۔
- ۲۶ " ۱۹۴۴ء — حضرت مصلح موعودؓ نے سیرسی پہنچ کر ایک مجلس مشاورت منعقد فرمائی۔
- ۲۷ " ۱۹۰۴ء — حضرت مسیح موعودؑ نے سفر سیالکوٹ اختیار فرمایا۔
- ۲۸ " ۱۹۶۶ء — حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصیٰ ربوہ کا سنگ بنیاد رکھا۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

- ۲۹ اکتوبر ۱۹۴۹ء — جماعت احمدیہ انگلستان کا پہلا جلسہ منعقد ہوا
- ۳۰ " ۱۹۴۹ء — مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ربوہ میں پہلا سالانہ اجتماع منعقد ہوا
- ۳۱ " ۱۹۰۶ء — حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا "یَنْصُرُکَ اللّٰہُ فِیْ حِیْنِہٖ" یعنی خدا تعالیٰ اپنے زمین میں تمہاری مدد کرے گا۔

بُوجھو تو جانیں!

یہ تصویر نہیں بلکہ انگریزی کا ایک لفظ ہے۔ بھلا بوجھو تو وہ کون سا لفظ ہے؟

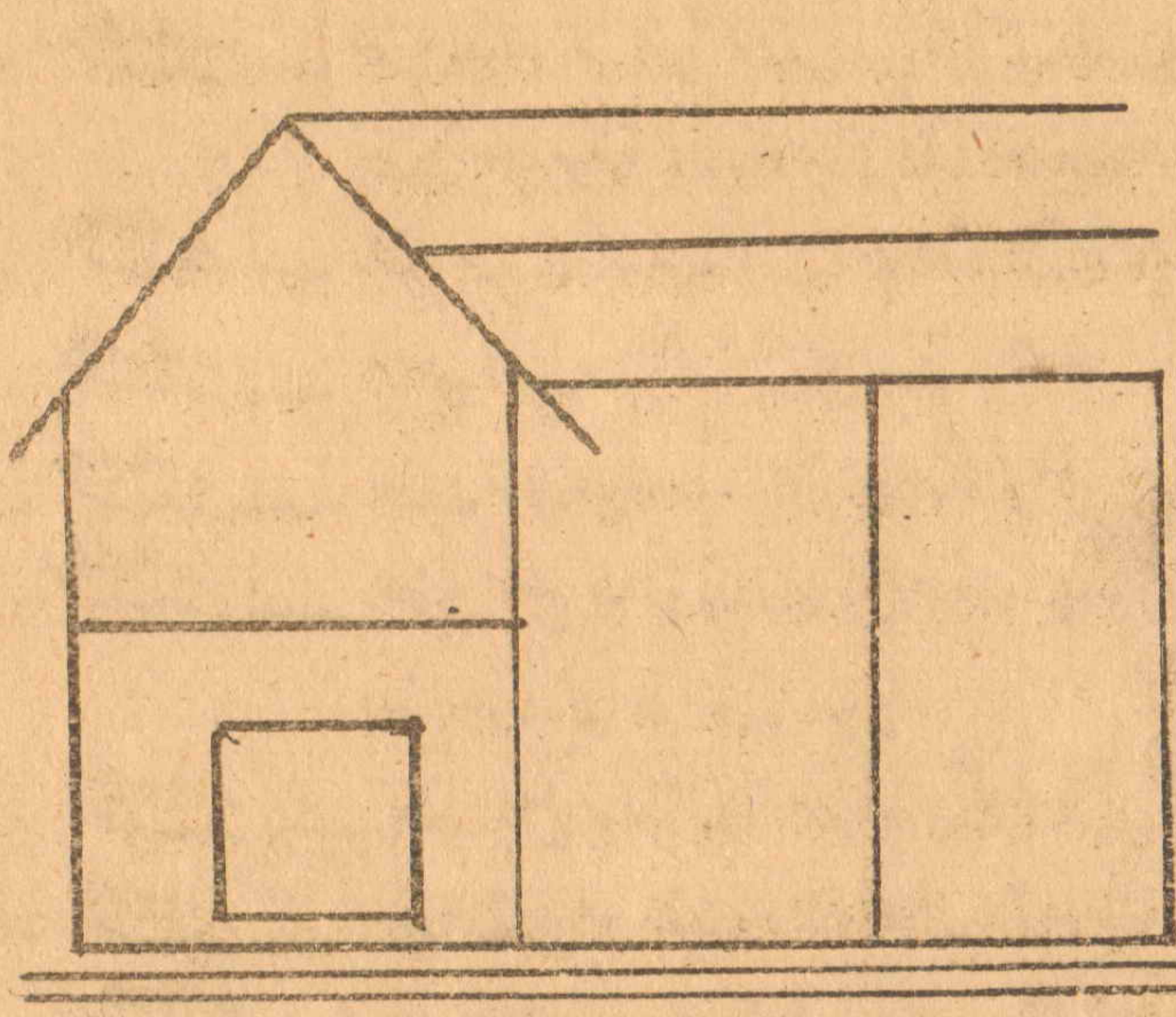

منور احمد طاہر
عزیزآباد۔ کراچی

Digitized by khalafat Library Rabwah

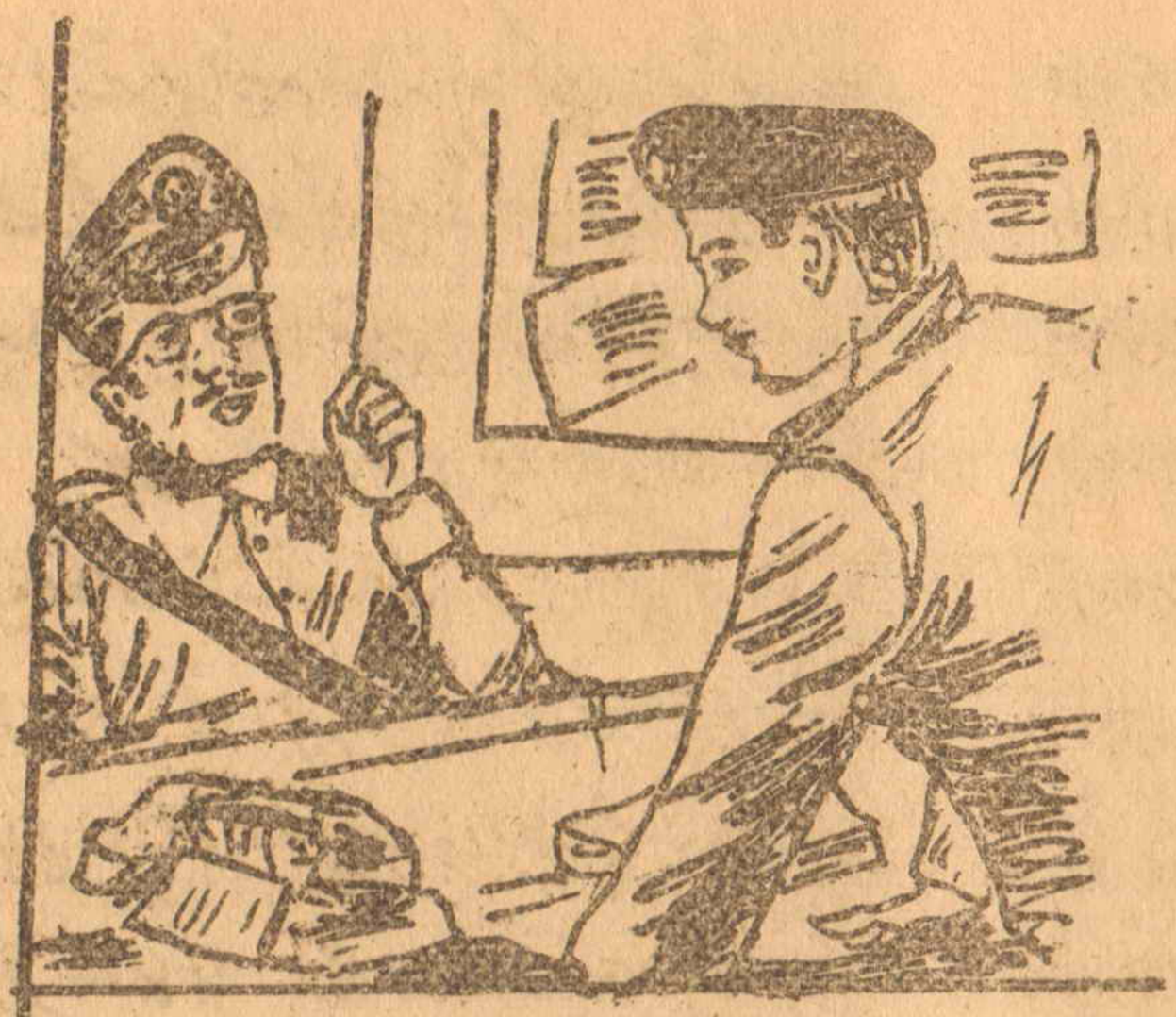

شرفیاں

ٹیم

کو ٹلوں پر مہر

بلال احمد ربوہ

پچو! آپ نے یہ کہاوت کئی دفعہ سُنی ہوگی۔ یہ اُس شخص کے متعلق بولتے ہیں جو ہزاروں غیر ضروری کام کر دے لیکن اصل اور ضروری کام نہ کرے ——— آیئے ایک ایسے ہی شخص کا واقعہ پڑھیں۔

ایک بزرگ نے سُنایا کہ نصف صدی پیشتر کا ذکر ہے ان کا ایک عزیز مہراب نامی کھیلوں اور جمناسٹک کا بہت شوقین تھا۔ اگرچہ سکول میں پڑھتا تھا مگر کھیلوں کی طرف زیادہ دھیان رکھتا تھا وہ گرتا پڑتا دسویں جماعت تک پہنچ گیا۔ ڈرل ماسٹر صاحب اُسے بہترین کھلاڑی کی بنا پر ترقی دلوا کر چھٹی سے دسویں جماعت تک لے گئے مگر وہ صبح شام کھیلوں میں محو رہتا۔ دوڑوں میں حصہ لیتا اور والی بال وغیرہ کی ٹیم کا کپتان بھی تھا۔ دیگر سکولوں کی ٹیموں سے میچ کے پروگرام بنانا اسے بہت مرغوب تھا۔ اس کے کھیلنے کا شوق جنون کی حد تک تھا شام کو تھک ہار کر گھر جاتا اور کھانا کھا کر نیند سے مغلوب ہو جاتا۔ صبح بھی دیر سے اُٹھتا اور جلدی جلدی ناشتہ کر کے سکول چلا جاتا۔ ہوم ورک اُس نے کبھی کیا ہی نہ تھا۔ اس کے مہربان ڈرل ماسٹر صاحب اس کے دیگر اساتذہ سے اس کی سفارش کر دیتے تھے کہ تحریری کام یا سبق

Digitized by khalafat Library Rabwah

یاد نہ کرنے پر اُسے سزا نہ دیا کریں۔ میٹرک کے داخلے بھجوانے کا موقع آیا تو کسی طرح اس کا داخلہ بھی چلا گیا لیکن وہ امتحان میں بُری طرح فیل ہوا۔

سہراب کا ایک کلاس فیلو فہیم نامی تھا۔ اگرچہ وہ زیادہ تر معمولی تھا لیکن محنتی اچھی تھی۔ وہ دل لگا کر پڑھتا تھا۔ میٹرک میں اس نے اعلیٰ پوزیشن حاصل کی اور محکمہ پولیس میں وہ بطور اسسٹنٹ سب انسپکٹر لے لیا گیا۔ ترقی کرتے کرتے وہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کے عہدہ پر پہنچ گیا۔

سہراب میٹرک فیل تھا۔ اتفاق سے اس کے والد صاحب بیمار ہو گئے۔ علاج پر ان کا بچا ہوا سرمایہ ختم ہو گیا لیکن وہ فوت ہو گئے۔ سہراب کے لئے اب بڑی مصیبت کا سامنا تھا۔ بیوہ ماں اور چار چھوٹے بہن بھائیوں کی پرورش کا بوجھ اُس کے سر پر آ پڑا۔ مجبوراً وہ اپنے ہم جماعت فہیم کے پاس گیا۔ اُس نے ترس کھا کر اسے پولیس میں بھرتی کروا دیا۔

کچھ عرصہ بعد ترقی کے لئے ایک تعلیمی ٹیسٹ ہوا مگر سہراب کو پڑھائی میں محنت کرنے کی شروع ہی سے عادت نہ تھی اس لئے وہ ناکام رہا اور ترقی نہ پا سکا۔ تاہم فہیم نے اسے اپنا خادم بنا لیا۔ سہراب ذات پات کے لحاظ سے اپنے تئیں فہیم سے افضل سمجھتا تھا۔ مگر سرکاری ملازمت میں سہراب اس کا خادم تھا اور اسے اپنے صاحب (فہیم) کا ہر حکم ماننا پڑتا تھا۔ چنانچہ وہ مجبوراً اس کا حکم مانتا اور دل ہی دل میں کڑھتا رہتا تھا۔ اب اسے معلوم ہوا کہ اُس نے بڑی غلطی کی جو تعلیمی زمانہ میں پڑھائی میں محنت نہ کی اور تعلیم کی بجائے کھیل کود کو ترجیح دیتا رہا۔ لیکن اب کیا ہو سکتا تھا۔ وہ دانت پیس کر رہ جاتا۔ اس نے سمجھ لیا کہ "اشرفیاں لُٹیں کوئلوں پر مہر" والی ضرب المثل اس پر صادق آتی ہے۔ آخر فہیم صاحب کیپٹن کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے مگر سہراب بے چارہ سپاہی کے عہدہ سے اُن سے ایک دو سال پہلے ہی ریٹائر ہو چکا تھا۔

احمدی نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ اعلیٰ تعلیم کے لئے کوشش کریں تاکہ ان کی زندگی نہایت کامیاب رہے۔ کھیلنا بُری بات نہیں ہے لیکن ایک آدھ گھنٹہ یومیہ کھیل میں صرف کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ ہاں زیادہ وقت تعلیمی ترقی میں گزارنا چاہیئے۔ اگر سہراب کی طرح وہ بھی کھیل کود کو تعلیم پر ترجیح دیں گے تو ان پر بھی ——— "اشرفیاں لُٹیں کوئلوں پر مہر" ——— والی مثل صادق آئے گی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں علم و عمل میں ترقی کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

○

مضمون لکھا کریں اپنے مضامین کاغذ کے ایک طرف اور حاشیہ چھوڑ کر لکھا کریں۔ نیز صفحے نمبر وار بھیجا کریں۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

وقفِ جدید

جنابِ عبدالرحیم راٹھور

وقفِ جدید سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اصلاح و ارشاد کی غرض سے قائم فرمودہ انجمن ہے۔ اس کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس مبارک الٰہی تحریک کے متعلق بعض ابتدائی باتیں جماعت کے سامنے رکھی تھیں ..... لیکن آپ کی یہ خواہش تھی کہ یہ الٰہی تحریک درجہ بدرجہ ترقی کرتی چلی جائے اور جلد ہی ایسا وقت آجائے جب دس کی بجائے ہزار دل واقفین اس تحریک میں کام کر رہے ہوں"

"اور پھر جوں جوں واقفین کی تعداد بڑھتی چلی جائے اور خرچ میں اضافہ ہوتا چلا جائے اسی کے مطابق جماعت اپنی مالی قربانیاں بھی تیز سے تیز تر کرتی چلی جائے تاہم وہ مقصد جو اس الٰہی تحریک کا ہے وقت قریب میں حاصل کرلیں۔"

بلاشک سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وقفِ جدید کی انجمن قائم کرکے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک دیرینہ آرزو پوری فرمائی ہے جو یہ ہے کہ:-

"اس عاجز کا ارادہ ہے کہ اشاعتِ دین اسلام کے لئے ایک احسن انتظام کیا جائے کہ ممالکِ ہند (برصغیر پاک و ہند۔ ناقل) میں ہر جگہ ہماری طرف سے واعظ و مناظر مقرر ہوں اور بندگانِ خدا کو دعوتِ حق کریں تاکہ حجتِ اسلام تمام روئے زمین پر پوری ہو۔ لیکن اس ضعف اور قلت کی حالت میں ابھی یہ ارادہ کامل طور پر انجام پذیر نہیں ہو سکتا۔" (نشانِ آسمانی)

Digitized by khalafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس برصغیر میں مبعوث فرمایا ہے۔ لہٰذا وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ کی روشنی میں اس ملک کے لوگوں کا اوّلین حق ہے کہ ان کے دلوں کو فخر الاوّلین والآخرین سیّد الانبیاء والمرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے روحانی نور سے منوّر کیا جائے اور قرآنی علوم کو اس طرح پھیلایا جائے کہ اس کی ضیا پاشیوں کی برکت سے لوگوں کی آنکھیں روشن ہو جائیں اور ان کی زندگیاں روحانی اور مادی ہر لحاظ سے سنور جائیں۔ اس حقیقت کی طرف احبابِ جماعت کی توجہ مبذول فرماتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"پاکستان میں لاکھوں ہندو بھی بستے ہیں اور ان کا حق ہے کہ وہ لوگ جو اسلام کو سچا سمجھتے ہیں اور اس میں حقیقی صداقت پاتے ہیں اور اپنی زندگیوں میں اس کی برکات محسوس کرتے ہیں وہ ان لوگوں کو بھی حلقۂ اسلام میں لانے کی کوشش کریں جو اس دائرہ سے باہر اور ان برکات سے محروم ہیں۔ لیکن کم ہیں جو اس طرف توجہ کرتے ہیں۔ ہر حال جماعت احمدیہ کا یہ بھی فرض ہے اور یہی بہت بڑا فرض ہے"

خدا کے فضل سے انجمن وقفِ جدید اپنے محدود ذرائع کے باوجود یہ فریضہ بصورت احسن سرانجام دے رہی ہے اور جہاں مختلف علاقوں میں غیر مسلموں میں تبلیغ کر کے انہیں اسلام کی خوبیوں سے روشناس کیا جا رہا ہے وہاں جماعتوں میں احمدی نوجوانوں اور بچوں کی دینی تعلیم و تربیت کا فریضہ بھی نہایت عمدگی سے سرانجام دیا جا رہا ہے چنانچہ اس کے بارے میں سیدنا وامامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"مختلف مقامات پر وقفِ جدید کے معلّمین ہیں۔ اُن کے ذریعہ سے اُن کی قابلیت کے مطابق کام لیا جا رہا ہے وہ تربیت کا کام کر رہے ہیں۔ وہ بچوں کو قاعدہ (یسرنا القرآن) پڑھا رہے ہیں۔ نوعمر نوجوانوں کو قرآن ناظرہ پڑھا رہے ہیں۔ جن کو ترجمہ نہیں آتا انہیں ترجمہ پڑھا رہے ہیں۔ ہزاروں احمدی تربیت کے لحاظ سے ان سے مختلف مقامات پر استفادہ کر رہے ہیں۔"

اس طرح سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کی تعمیل ہو رہی ہے کہ:-

"سو تم قرآن کو تدبّر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا

Digitized by khalafat Library Rabwah

پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔
کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے خبر
کرتے فرمایا کہ اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ
فِی الْقُرْاٰنِ کہ تمام خیر کی
بھلائیاں قرآن میں ہیں یہی بات
صحیح ہے۔ افسوس ان لوگوں پر
جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم
رکھتے ہیں۔ تمہاری تمام فلاح
اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے"

ظاہر ہے کہ اصلاح و ارشاد اور تعلیم و
تربیت کا یہ عظیم منصوبہ جماعت احمدیہ سے
عظیم مالی قربانیوں کا تقاضا کرتا ہے اور اس
محض دینی اور روحانی منصوبہ کو کامیابی سے
ہمکنار کرنے میں نوجوان بہت اہم کردار ادا
کر سکتے ہیں اور اپنے اپنے حلقے میں احباب
کرام سے فرداً فرداً مل کر اُن پر وقفِ جدید
کی اہمیت واضح کر سکتے ہیں۔ یہ ایک حقیقت
ہے کہ جہاں جہاں مستعد خدام نے احباب
کرام پر وقفِ جدید کی اہمیت واضح کی وہاں
اکثر احباب نے اپنے بچوں کی طرف سے فی
بچہ ۲۵/- روپے یا ۵۰/- روپے یا ۱۰۰/- روپے
یا اس سے بھی زیادہ رقم چندہ وقفِ جدید
میں ادا کر کے اپنے پیارے بچوں کو وقفِ جدید
کے "تحفے معاونین" میں شامل کر لیا۔ چنانچہ
اس نیک کام میں گزشتہ سال مجلس خدام الاحمدیہ
لاہور اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب مجالس پر
سبقت لے گئی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

بلاشک یہ وہ کام ہے جس سے آپ کو
اپنی زندگی کا حقیقی مقصد یعنی اللہ تعالیٰ کا پیار
حاصل ہو سکتا ہے۔ اس بارے میں سیدنا حضرت
خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرماتے ہیں:—

"خدا تعالیٰ کے پیار کے حصول کے
کے دروازے آج بھی اسی طرح
کھلے ہیں جس طرح پہلے کھلے
تھے مگر اس کے لئے قربانیوں کی
ضرورت ہے جو پہلوں نے دیں۔
اور پہلوں نے جو قربانیاں دیں
جب ہم سوچتے ہیں تو ایک طرف
تو ان پر رشک پیدا ہوتا ہے
اور دوسری طرف دل سے اُن کے
لئے بیحد دعائیں نکلتی ہیں"

عزیز خدام! آپ کو معلوم ہے کہ سیدنا
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ
بنصرہ العزیز نے اطفال کے چندہ وقفِ جدید کی
وصولی کی ذمہ داری مجلس خدام الاحمدیہ پر ڈالی
ہے۔ اور اطفال کے بارے میں حضور ایدہ اللہ
تعالیٰ بنصرہ العزیز کی توقعات یہ ہیں کہ:—

"اگر خدا تعالیٰ احمدی بچوں کو توفیق
دے تو جماعت احمدیہ کے بچے

Digitized by khalafat Library Rabwah

وقفِ جدید کا سارا بوجھ اطفال پر

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۷ اکتوبر ۱۹۶۶ء)

پس اگر تمام مجالس کے خدام ہمت کریں تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی یہ تمنا جلد پوری ہو سکتی ہے توقع ہے کہ تمام مجالس کے خدام زیادہ سے زیادہ اطفال سے چندہ وقفِ جدید وصول کر کے انہیں وقفِ جدید کے "نئے معاونین" میں شامل کرنے کی سعی کریں گے۔ فجزاکم اللہ احسن الجزاء!

ٹوٹ گیا ہے بوٹ

جناب
احسن اسمٰعیل صدیقی گوجرہ

مزاحیہ

ٹوٹ گیا ہے بوٹ رے بھیّا! بوٹ گیا ہے ٹوٹ

ابا حال سے ہیں بے حال — خوشحالی ہے خواب خیال
مہنگا ہو گیا ہے اب مال — کون خریدے بوٹ

رے بھیّا! ٹوٹ گیا ہے بوٹ

ننگے پاؤں باہر جانا — کنکر کانٹے کا چبھ جانا
رسی سی کر کے وہ رہ جانا — خون کا آنا پھوٹ

رے بھیّا! ٹوٹ گیا ہے بوٹ

کالج جانے سے جی دھڑکے — بوٹ کا پڑھ کے سب لڑکے
شرم سے رہ جاؤں گڑ کے — چھاتی لی ہے کوٹ

رے بھیّا! ٹوٹ گیا ہے بوٹ

جانے تو کہ سوٹ نہیں ہے — پاؤں ہیں لیکن بوٹ نہیں ہے
سچ کہتا ہوں جھوٹ نہیں ہے — گھر میں پڑ گئی پھوٹ

رے بھیّا! کون خریدے بوٹ؟

ٹوٹ گیا ہے بوٹ رے بھیّا! بوٹ گیا ہے ٹوٹ

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

ناصرات کے صفحات

جناب مظفر احمد منصور ایم ایس سی۔ فیصل آباد

آلو بخارے کی چٹنی

آلو بخارا ایک سیر اچھی طرح دھو کر ایک دیگچی میں ڈال کر ابالیں جب اُبل جائیں تو اتار کر کسی اور برتن میں اُتار لیں۔ یہ خیال رکھیں کہ آگ بڑی مدھم ہو اور اس میں پانی نہ ڈالیں۔ کیونکہ یہ پھل بڑا نرم ہوتا ہے

اب اس میں نمک مرچ۔ پیاز۔ بادام اور کشمش وغیرہ ڈال کر پھر اُسے اُتار کر چھلنی سے چھان لیں۔ یہ خیال رکھیں کہ قوام شہد جیسا ہو۔ لذیذ ترین چٹنی تیار ہے۔

(سعدیہ شفقت ربوہ)

کام کی باتیں

★ اگر کان میں پھنسی نکل آئے تو ایک پیاز کا عرق نکال کر کان میں نچوڑیں۔ درد بالکل دور ہو جائے گا۔

★ اگر چہرے پر چھائیاں ہوں تو کھیرا چھیل کر کدوکش کر لیں اب اسے دھوپ میں سکھا لیں۔ جب منہ دھونے لگیں تو پانی میں بھگو کر منہ پر مالش کریں۔

★ گرمیوں میں اکثر لُو لگ جاتی ہے اس کے لئے ایک کچے آم کو کوئلوں میں دبا دیں اور اس کا رس نکال کر پینے سے یہ اثر فوراً دُور ہو گا۔

★ مسلسل ہچکیاں آئیں تو سات گھونٹ پانی پئیں۔ اگر بند نہ ہوں تو آٹھ کے پتوں کی دھونی دیں۔

★ عرقِ گلاب میں بیس گوندھ کر منہ پر لگانے سے مہاسے دور ہو جاتے ہیں۔

★ اگر پاؤں کے تلوے پھٹ جائیں تو آم کی چھال سے نکلا ہوا گوند لگائیں۔

★ اگر حلق میں خارش ہو تو آم کی چھال پکا کر غرغرے کرنے سے سکون ہوتا ہے۔

★ اگر ناخن پالش کرنے ہوں تو گلیسرین ملیں بہت مفید ہے۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

چند مشورے

● پکی ہوئی چائے کی پتی گرا دینے کی بجائے گلاب کے پودے میں ڈال دی جائے تو پودا سرعت سے بڑھتا ہے۔ پھول بھی زیادہ لگتے ہیں

● موسم بدلنے پر بعض جگہ کونپلیں پھوٹ رہی ہوں گلاب کے پودے کی تراش خراش کر دی جائے اور صرف چھوٹی چھوٹی نرم ٹہنیاں باقی رہنے دی جائیں تو پودا خوب پھلے پھولے گا۔

● شہد کی مکھی کاٹ لے تو سرکہ میں روئی بھگو کر لگائیں سوجن نہیں ہوگی۔

(تبصرہ نور بجرہ شاہ مقیم)

خوبصورت کونہ

خالدہ مظہر بلوچ

طیبہ غازی خان

Digitized by khalafat Library Rabwah

لطیفے

رضیہ: (فکرمندی سے) "منی! آج میں نے ابّو کی پتلون دھوئی ہے وہ چھوٹی ہو گئی ہے۔ اب وہ ناراض ہونگے۔"

منی: "ابّو کو بھی دھو ڈالو۔ پتلون پوری آجائے گی۔"

(امۃ المتین خالقہ ربوہ)

بیٹا: (امّی سے) "امّی آج میں نے کمرۂ امتحان میں چاقو نکال لیا۔"

ماں: "بیٹا یہ تو بہت بُری بات ہے تم نے چاقو کیوں نکالا؟"

بیٹا: "امّی۔ میری پنسل کی نوک ٹوٹ گئی تھی اسے ٹھیک کرنے کیلئے۔"

(نام نہیں لکھا)

ایک سیٹھ صاحب کو ڈاکٹر نے مشورہ دیا کہ "آپ روزانہ ورزش کریں۔"

سیٹھ صاحب نے جواب دیا: "بہت اچھا! میں آج ہی اپنے سیکرٹری کو ہدایت کر دوں گا۔"

ایک خاتون پھل فروش کی دکان پر گئیں اور شکایت کی کہ تم نے میرے بیٹے سے دو سیر آموں کے پیسے لئے مگر جب میں نے انہیں تولا تو وہ صرف ایک سیر نکلے۔"

دکان نے بڑے اطمینان سے مسکرا کر جواب دیا۔ "محترمہ آپ نے اپنے بیٹے کا وزن بھی کیا ہے؟"

ایک ذہباتی لڑکا بھوسے سے لدی ہوئی بیل گاڑی کو جو سڑک کے چور راہے میں اُلٹی ہوئی تھی۔ گھبرایا ہوا اکیلا سیدھا کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ چند نوجوان وہاں سے گزرتے ہوئے رُک گئے اور لڑکے کی مدد کرنے لگے۔ ان میں سے ایک نے ازراہِ ہمدردی لڑکے سے کہا۔ "تمہاری بیل گاڑی اُلٹنے کی وجہ سے کچھ ٹوٹ گئی ہے تم جب گھر پہنچو گے تو تمہارے ابّو تمہیں پیٹیں گے۔"

Digitized by khalafat Library Rabwah

لڑکے نے جواب دیا۔ "وہ مجھے نہیں پیٹیں گے۔ وہ تو اس بھوسے میں پھنسے ہوئے ہیں۔"

(ناصر احمد محمود ملتان)

ایک بچہ جس کے کان سے پیپ خارج ہوتی تھی اپنے ابو کے ساتھ ڈاکٹر کے پاس گیا۔ اظہر کے ابو نے ڈاکٹر صاحب کو بتایا کہ اس کے کان سے پیپ نکلتی ہے۔

ڈاکٹر نے منّے سے پوچھا۔ "کیوں بیٹے کان سے کیا نکلتا ہے۔"

"سونا جناب!" اظہر نے معصومیت سے جواب دیا۔

طاہرہ حبیب احمد۔ حیدرآباد)

ایک پھیری والا آواز لگا رہا تھا۔

"آنے کے دو، آنے کے دو"

پاس سے گزرتے ہوئے ایک آدمی نے پوچھا۔

"اور جانے کے کتنے؟"

عقیل احمد فاروقی سیالکوٹ)

ایک خاتون کو گھر گھر پھرنے کی عادت تھی۔ اُس کا شوہر اُس کی اس عادت سے بہت عاجز آچکا تھا۔ ایک دفعہ وہ بیمار پڑ گئی

اُس کے کہنے پر شوہر ڈاکٹر کو بلانے گیا۔ لیکن تھوڑی دیر میں واپس آگیا۔ اور بیگم سے کہنے لگا کہ جب میں ڈاکٹر کو لے کر آؤں گا تو اُس وقت کس کے گھر ہو گی؟"

(شفقت جہاں۔ ملتان)

---

(۱) نوکر دبے پاؤں کمرے میں داخل ہوا اور نہایت ادب سے بولا۔ "پروفیسر صاحب۔ ڈاکٹر صاحب آئے ہیں۔"

پروفیسر صاحب نے کروٹ لی اور آنکھیں ملتے ہوئے بولے۔ "جاؤ ان سے کہو کہ میں کسی سے ملنا نہیں چاہتا۔ میں بیمار ہوں۔"

---

(۲) "تم نے میرے خط کا جواب کیوں نہیں دیا؟"

"مجھے خط ملا ہی نہیں"

"ہائے خط نہیں ملا؟"

"ہاں اور کیا۔ اور پھر تم نے باتیں بھی ایسی لکھی تھیں جن کا جواب دینا میں نے مناسب نہ سمجھا۔"

(مرزا طارق احمد۔ نوشہرہ)

(مریض سے) "تمہیں کیا شکایت ہے؟"

جناب شکایت نہیں مجھے تو بخار ہے۔"

عقیل احمد فاروقی سیالکوٹ

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

مجالسِ کی رپورٹ

راولپنڈی:

۱۴ اگست ۱۹۷۷ء بروز اتوار بمقام مسجد احمدیہ نور میں مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب مربی اطفال راولپنڈی صدر کی زیر صدارت یوم والدین کا اجلاس ہوا۔ تلاوت برادرم حماد احمد (طفل) نے کی بعد ازاں خاکسار نے عہد دہرایا۔ عہد کے بعد برادرم مناد احمد (طفل) نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد خاکسار نے مجلس اطفال الاحمدیہ راولپنڈی صدر کی گزشتہ کارروائی پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ اطفال کا فی البدیہہ تقریری مقابلہ ہوا۔ جج صاحبان کے فیصلے کے مطابق عبدالباسط شمشاد اوّل، وسیم احمد شاہد دوم، اسماعیل مبارک احمد سوم قرار پائے۔ اور عبدالولی مسجاد بعمر چھ سال کو سپیشل انعام دیا گیا۔ اس فیصلہ کے بعد والدین سے مجلس کی ترقی و بہبود کے لئے تجاویز طلب کی گئیں جو کہ احباب و مستورات نے مجلس پیدا کردیں۔ بعد ازاں مکرم بشیر الدین صاحب کمال قائد مجلس و ناظم اطفال نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ آپ نے بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دیتے ہوئے فرمایا کہ ان بچوں کی ذمہ داری دراصل والدین پر عائد ہوتی ہے۔ آپ نے والدین سے تعاون کی درخواست کی۔ اور حاضرین کا شکریہ بھی ادا کیا۔ آپ کی تقریر کے بعد صاحب صدر احباب کرام کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جناب قائد صاحب نے گزشتہ علمی، ورزشی مقابلوں کے انعامات تقسیم کرنے کی درخواست کی۔ صدر محترم نے اطفال میں انعامات تقسیم کئے۔ بعد ازاں بچوں اور تمام حاضرین میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ اس اجلاس میں ۳۰۔ اطفال اور ۴۰ دیگر والدین اور ناصرات نے شرکت کی۔

اس پروگرام کے بعد ۸۔ اطفال نے اجتماعی وقار عمل میں حصہ لیا اور مسجد کے تہہ خانہ سے ایک فٹ گہرا پانی (جو بارشوں کی وجہ سے جمع ہو گیا تھا) نکالا۔ وقار عمل میں دو گھنٹے لگے۔ وقار عمل کے بعد ۳۔ اطفال نے گھر جاتے ہوئے ۳ ہزار کی تعداد میں پمفلٹ تقسیم کئے۔ جن میں "جماعت احمدیہ کے عقائد"، "ہمارے عقائد" اور "مسلمان کی تعریف" شامل تھے۔ اس اجلاس کو کامیاب کرنے کے لئے مجلس کی طرف سے ۱۰۰ دعوت نامے جاری کئے گئے اور تین دن سے تمام حلقوں میں کئے۔ (اسماعیل مبارک احمد سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ راولپنڈی)

Digitized by khalafat Library Rabwah

گوجرہ:

مجلس اطفال الاحمدیہ گوجرہ کا ایک روزہ تربیتی اجلاس ۱۴ اگست ۱۹۷۷ء کو منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مکرم قائد صاحب ضلع نے کی۔ اس اجلاس میں تلاوت، اذان، نظم اور تقاریر کے مقابلے ہوئے۔ اول، دوم اور سوم آنے والوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ بعد ازاں قائد صاحب ضلع نے اطفال سے خطاب کیا اور نماز اور تمام دینی معلومات کا جائزہ لیا۔ یہ اجلاس ۱۰ بجے سے تین بجے تک جاری رہا جس میں ۶۰ فیصد اطفال نے بڑے شوق و ذوق سے حصہ لیا۔

(ملک سعید احمد رشید۔ سیکرٹری تربیت۔ مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

کنری:

مجلس اطفال الاحمدیہ کنری (سندھ) نے جون ۱۹۷۷ء میں ایک پکنک منائی۔ اس موقعہ پر ایک گروپ فوٹو بھی لی گئی۔

(قائد مجلس کنری ضلع تھرپارکر)

ربوہ ضلع گجرات:

۱۴ جون ۱۹۷۷ء کو مجلس ربوہ نے جلسہ یوم والدین منعقد کیا۔ صدارت جناب چوہدری محمد مہدی احمد صاحب نے کی۔ آخر میں بچوں کے والدین کی خدمت میں رس اور چائے پیش کی گئی۔

(قائد مجلس ربوہ ضلع گجرات)

ڈرگ روڈ کراچی:

مجلس اطفال الاحمدیہ ڈرگ روڈ کا لونی نے ۲۶ جون ۱۹۷۷ء یوم والدین کا جلسہ کیا۔ مختلف موضوعات پر تقریریں ہوئیں۔ معلومات عامہ کا دلچسپ مقابلہ ہوا اور اطفال میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ اس جلسہ میں ۲۵ اطفال۔ ۹ خدام اور ۴ انصار نے شرکت کی۔

(ناظم اطفال ڈرگ روڈ۔ کراچی)

ترگڑی:

مجلس اطفال الاحمدیہ ترگڑی کے زیر اہتمام یکم جولائی کو ایک روزہ تربیتی کلاس منعقد ہوئی جماعت کے ایک بزرگ کی زندگی کے دلچسپ تبلیغی واقعات بیان کئے گئے۔ اس کے علاوہ دینی و علمی مقابلے بھی ہوئے اور تقسیم انعامات کی تقریب بھی ہوئی۔ (ناظم اطفال)

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

ایک بار نہیں سو بار نہیں
میں تو کہوں گی لاکھوں بار

شیزان کی ہر چیز ہے
سب سے مزے دار

MONTHLY **Tash-heez-ul-Azhan** RABWAH

IKHA 1356 H.S. —— OCTOBER, 1977 —— Regd. No. L 7128

Editor : M. SHAFIQUE QAISER

نصاب مقابلہ نظم خوانی

Digitized by khalafat Library Rabwah

برائے

سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

1356 ہش — 1977ء

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دین محمد سا نہ پایا ہم نے

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلاوے
یہ ثمر باغ محمد سے ہی کھایا ہم نے

ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا
نور ہے نور اٹھو دیکھو سنایا ہم نے

اور دینوں کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا
کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے

تھک گئے ہم تو انہیں باتوں کو کہتے کہتے
ہر طرف دعوتوں کا تیر چلایا ہم نے

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

یونہی غفلت کے لحافوں میں پڑے سوتے ہیں
وہ نہیں جاگتے سو بار جگایا ہم نے

جل رہے ہیں یہ سبھی بغضوں اور کینوں میں
باز آتے نہیں ہر چند ہٹایا ہم نے

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

آج ان نوروں کا اک زور ہے اس عاجز میں
دل کو ان نوروں کا ہر رنگ دلایا ہم نے

نصرت آرٹ پریس ربوہ میں چھپا